بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

مُسلسل اِشاعت کے 61 سال

مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماھنامہ

لولاک

مُلتان

شمارہ: 1

جلد: ۲۸

جنوری 2024ء

جمادی الثانی/رجب المرجب ۱۴۴۵ھ

Email:
khatmenubuwwat@ymail.com

خصائصِ نبوی ﷺ

مجموعہ کتب عقیدہ حیات النبی ﷺ

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ : ۱ جلد : ۲۸

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ — مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ — مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ — خواجہ خواجگان حضرۃ مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ — فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ — حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — شیخ الحدیث حضرۃ مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ — پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ — حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ — حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ — صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرۃ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی : حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد قاسم رحمانی	چوہدری محمد اقبال
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا عبدالرزاق

ناشر : عزیز احمد مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 061-4783486, 0333-8827001

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

ریاست پاکستان کا سیاسی منظر نامہ!	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

تاریخی سلام بہ حضور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (منظوم)	جناب غلام دستگیر نامی	06
خصائص نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا شاہد ندیم	08
اسلامی اخلاق کے متعلق صد احادیث مبارکہ (حصہ اوّل)	مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ	11
استغفار کے فضائل	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	17
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	20
مجموعہ کتب عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم	// //	25

شخصیات

حضرت مولانا افتخار احمد بہاولپوری کا وصال	مولانا اللہ وسایا	31
حضرت مولانا عبدالمعبود راولپنڈی کا وصال	// //	31

ردقادیانیت

مرزائیوں کے مسیح موعود کی عشرت پرستیاں	مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری رحمۃ اللہ علیہ	33
محاسبہ قادیانیت جلد ۳۱ کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	37
قادیانیوں سے چند سوالات	مولانا عتیق الرحمٰن	43
قادیانیوں کی قانونی ودینی حیثیت (قسط:6)	جناب رفیق گوریجہ ملتان	45

متفرقات

تبصرۂ کتب	مولانا عتیق الرحمٰن	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

ریاست پاکستان کا سیاسی منظر نامہ!

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم، اما بعد!

ملک عزیز پاکستان کے ایک جرنیل قمر جاوید باجوہ نے اپنی پسند کے وزیراعظم جناب عمران نیازی کو منتخب کرایا۔ انہوں نے ملک کو معاشی واخلاقی طور پر ایسا کنگال کر دیا کہ اسی باجوہ صاحب کو ملک کی سیاسی جماعتوں سے اپیل کرنی پڑی کہ ملک کنگال ہوگیا ہے اس کا دیوالیہ ہونے والا ہے۔ اسے بچانے کے لئے آپ آگے آئیں۔ عمران خان کو چلتا کریں تاکہ ملک بچ جائے۔ جرنیلی سیاست کے قربان جایئے کہ ملک کے بہترین مفاد میں جناب عمران خان کو لایا گیا اور پھر ملک کے بہترین مفاد میں اسے ہٹایا گیا۔ زبان ایک باتیں دو، سکہ ایک چہرے دو اور لطف یہ کہ دونوں متضاد باتیں کرتے ہوئے شرم نام کی کوئی چیز قریب پھٹکنے نہیں دی۔

جناب عمران خان کی جگہ جناب میاں شہباز شریف کو وزیراعظم لایا گیا قومی حکومت بنی، مدت ختم ہوتے ہی عبوری وزیراعظم کے طور پر قلعہ سیف اللہ بلوچستان کے جناب انوارالحق کاکڑ کو لایا گیا۔ وہ غیر متنازعہ وزیراعظم کے طور پر تشریف لائے۔ ۹رمئی ۲۰۲۳ء کے حادثہ کے کرداروں کے گرد گھیرا تنگ ہوا۔ ان کرداروں نے پی ٹی آئی کے دیوان سے ایک ایک کر کے اڑان بھرنا شروع کی۔ دیوان ویران اور اس دیوان کے سردار صاحب جیل کے مہمان۔ تاحال منظر وہی ہے۔

پی ٹی آئی سے اڑان بھرتی ڈار کو استحکام پاکستان پارٹی کا ریڈار نظر آیا۔ وہاں پہنچے تو جناب جہانگیر ترین اور جناب علیم خان نے اپنے پروں تلے ان کو مامتا کی محبت اور پدرانہ شفقت سے نوازا۔

بشریٰ بی بی اور جناب خان بابا کے نکاح سے پہلے ناسوتی، لاہوتی تعلقات پر جناب خاور مانیکا نے انکشافات کئے۔ پتہ ہر ایک کو تھا، معلومات میں اضافہ نہ سہی لیکن ایک تاریخی حقیقت، اور عمران خان کی لن ترانیاں اوج کمال کو چھونے لگیں۔ آج (۵ردسمبر) کو سابق وزیراعظم عمران خان کا بیان اخبار کی زینت بنا کہ میں نے نکاح کے دن بشریٰ بی بی کا پہلی بار چہرہ دیکھا۔ اس پر فی البدیہہ عون چوہدری نے بیان داغا کہ:

’’عمران خان کا نکاح کے دن پہلی بار بشریٰ بی بی کا چہرہ دیکھنا، یہ اس صدی کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔‘‘

فارسی میں ایسے موقعہ پر مارے افسوس، اندوہ یا تعجب کے کہا جاتا ہے:

’’کاشکے ترا مادر نہ زادے‘‘ (کاش تجھے تیری ماں نہ جنتی، میانوالی کی سرائیکی زبان میں اس کا ترجمہ ہے کہ شالا نہ جموں ہاہ، اچھا تھا پیدا ہی نہ ہوتا)

جس اسلامی جمہوریہ ملک کے سابق وزیر اعظم کا ایک جھوٹ صدی کے جھوٹوں پر فوقیت وچیئر مینی کا درجہ حاصل کرلے اور اسی میں ملک کے نامور خطیب کو مدینہ کی ریاست کا داعی نظر آئے:

یہ منصب بلند ملا جس کو مل گیا　　ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

عبوری نگران سیٹ اپ بڑی پھرتیاں دیکھا رہا ہے، ڈالروں کی نہریں، سرمایہ کاری کے سمندر، گوادر کی ترقی، سی پیک کی نوید سحر، علاوہ ازیں اب ملک کو زراعت کا سبزہ زار بنانے کی بلند پروازیوں کا بھی بازار سرگرم ہے۔ افغانستان سے ٹی ٹی پی، حافظ صاحب بہادر، بھی پاکستان میں فسادی کارروائیوں کے لئے اخباری اطلاعات کے مطابق سرگرم ہے۔

جیسے کیسے ملک میں الیکشن کمیشن نے ۸؍فروری کو ملک بھر میں عام انتخابات کا اعلان کرکے میدان سیاست کو گرمی بیان وزبان کا سامان کردیا۔ اس کے بدلے میں پہلے دس ارب مل گئے اور اب مزید سترہ ارب اور الیکشن اخراجات کے لئے وزارت خزانہ نے دینے کا اعلان کردیا ہے۔

جناب میاں محمد نواز شریف مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ کی زیارت، عمرہ وطواف کی سعادتوں سے بہرہ ور ہوکر پاکستان تشریف لاکر ن لیگ کو نرم وگرم ماحول کے لئے لیس کررہے ہیں۔

پاکستان کی عدلیہ کی عدل گستری پر قربان، اسی عدالت نے سالوں پہلے نواز شریف کو نااہل قرار دے کر سیاست سے علیحدہ کیا۔ اب کے نواز شریف کو اسی عدالت نے کوثر وتسنیم سے دھوکر تراشیدہ ہیرا بنا دیا ہے۔ کیسوں سے بری کرنے کا سلسلہ شروع ہے۔ نااہلی، اہلیت میں بدلی جارہی ہے۔ اسیر کو وزیر، وزیر ہی نہیں وزیر اعظم بنایا جارہا ہے۔

جناب بلاول زرداری وزیر اعظم بننے کے لئے بہت بے تاب ہیں وہ بڈھے کھوسٹ لوگوں کو لائن حاضر کرنے کے احکامات جاری کررہے ہیں۔ جناب زرداری صاحب پاکستان کی باتیں، دبئی میں جاکر بلاول کو راضی کررہے ہیں۔

آج کے اخبارات میں بیان ہے کہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے لاہور میں میاں محمد نواز

شریف سے ملاقات کر کے سندھ ہم خیال اتحاد، خیبر پختون خواہ، بلوچستان میں سیٹ ایڈجیسمنٹ پر اتفاق رائے کا اعلان کیا۔ دونوں پارٹی سربراہوں نے متفقہ صدارتی امیدوار لانے کا بھی اعلان کیا۔ سندھ میں امیدواروں کا فیصلہ ن لیگ کے بشیر میمن، جمعیۃ علماء اسلام کے راشد سومرو اور ایم کیو ایم نامزد کریں گے۔

غرض الیکشن کا ڈول ڈالا جا چکا، الیکشن کی گہما گہمی، الیکشن کا شیڈول آنے کے بعد مزید شدت وحدت کا رنگ پکڑے گی۔ باتیں تو بہت ہیں لیکن آئندہ کے لئے اٹھا رکھتے ہیں۔

ہاں بھول نہ جائیں، عون چوہدری نے عمران خان کی بات کو اس صدی کا سب سے بڑا جھوٹ قرار دیا۔ لیکن مخدوم گرامی حضرت مولانا محمد خان شیرانی ان کی جماعت کے ساتھ الیکشن میں اتحادی ہوں گے۔

ساری دنیا کے اہل اسلام اور مسلم حکمران فلسطینی آزاد خودمختار ریاست کے قیام اور بیت المقدس کی تولّیت فلسطین کو دینے کی آواز بلند کر رہے ہیں۔ مولانا عمار ناصر صاحب اور حضرت شیرانی بیت المقدس کی تولّیت کو اسرائیل کا حق قرار دیتے ہیں۔ اسی کو کہتے ہیں رادھا ناچنے کے لئے سو من تیل چاہئے۔

سیالکوٹ میں قادیانیوں کا قبول اسلام

گاؤں گج تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی مغل برادری سے تعلق رکھنے والے آٹھ افراد قادیانیت پر لعنت بھیجتے ہوئے آقا دوجہاں، خاتم النّبیین ﷺ کی ختم نبوت پر غیر مشروط ایمان لے آئے۔ مرکزی جامع مسجد گج میں مولانا محمد مسیّب (خطیب مسجد ہذا) نے مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر کی زیر سرپرستی ایمان پرور تقریب کا انعقاد کیا، تقریب کے مہمان خصوصی تحصیل ڈسکہ کے ممتاز عالم دین مولانا مفتی محمود الحسن اور مولانا صاحبزادہ حماد انذر قاسمی (ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ) تھے۔ تقریب میں علاقہ کے علماء کرام میں مولانا مفتی عبید اللہ، مولانا تصور، مولانا اشرف، مولانا غلام اللہ، مولانا سمیع اللہ ودیگر سمیت علاوہ معززین علاقہ جناب قیصر فراز، جناب سجاد احمد گورائیہ (اسسٹنٹ سب انسپکٹر ایف، آئی، اے) محترم جناب فیضان گورائیہ اور نمازیاں جامع مسجد نے شرکت کی۔

اسلام قبول کرنے والے نومسلمین میں محمد یاسر بمعہ اہلیہ، محمد رادش بمعہ اہلیہ، محمد فیصل، محمد حنان اوران کی والدہ وہمشیرہ شامل ہیں، یہ خاندان تین نسلوں سے قادیانی تھا، قادیانیوں کا اسلام قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی توفیق کے ساتھ ساتھ مولانا مفتی محمود الحسن، مولانا احسان الحسینی، اور محترم جناب قیصر فراز کی خصوصی کوششوں اور محنتوں کا نتیجہ ہے۔ الحمدللہ! (اویس احمد فاروقی)

تاریخی سلام بہ حضور حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ

جناب غلام دستگیر نامی

سلام اس پر کہ جس نے حکم حق بے خوف پہنچایا
سلام اس پر کہ رعب مشرکین میں جو نہیں آیا

سلام اس پر کہ تھا بوبکرؓ ہی پہلا مرید اس کا
سلام اس پر ارادت مند جس کا ایسا مخلص تھا

سلام اس پر نبیؐ نے جس کو ہے صدیق فرمایا
سلام اس پر جو بعد از انبیاء افضل بشر آیا

سلام اس پر جو یار غار سرکار دو عالمؐ تھا
سلام اس پر جو صلح و جنگ میں ہم راز وہم دم تھا

سلام اس پر کہ جو صاحب نبیؐ کا حکم حق سے ہے
خطاب ثانی اثنین پایا حکم حق سے ہے

سلام اس پر جو تھا برحق رسول اللہ کا ساتھی
سفر میں بھی حضر میں بھی وہ باصدق وصفا ساتھی

سلام اس پر جو اپنا سب اثاث البیت لے آیا
برائے جیش عسرت جب نبیؐ نے حکم فرمایا

سلام اس پر جو تھا راسخ ترین عزم وعقیدت میں
سلام اس پر جو تھا ثابت قدم راہ شریعت میں

سلام اس پر کہ دولت مند تھا اسلام سے پہلے
راہِ دیں دیا سب کچھ، نہ چھوڑا مال و زر پیچھے

سلام اس پر کہ تھی نفرت جسے سرمایہ داری سے
رکھا کام اس نے دائم دین کی خدمت گزاری سے

سلام اس پر جو لایا ہوش میں فاروق اعظمؓ کو
رسول اللہ کی رحلت کے صدمہ سے تھا بے خود جو

سلام اس پر نبیؐ نے دی جسے خلعت امامت کی
بنا پر اس امامت کے ہوئی بیعت خلافت کی

سلام اس پر کہ جس کا غیر متزلزل ارادہ تھا
سلام اس پر پہننا، کھانا، پینا جس کا سادہ تھا

سلام اس پر اکھاڑی بیخ جس نے جھوٹے نبیوں کی
ہوئی نیکی مسلط اور کٹی بنیاد بدیوں کی

سلام اس پر کہ نسبت جس کی سرولیم نے ہے لکھا
کہ بعد مصطفیٰ جو اس قدر فتنے ہوئے برپا

شدید اتنے تھے وہ، اسلام جن سے مٹنے والا تھا
مگر صدیق اک پیدا ہوا اس دین کا رکھوالا

اسی کی ہمت واخلاص نے دین کو رکھا زندہ
وگرنہ شرّ اعدا سے وہ ہونے والا تھا مردہ

سلام اس پر عرب کو ٹھیک کر کے جو بڑھا آگے
عراقی آئے لڑنے اور ہزیمت کھا کے پھر بھاگے

سلام اس پر کہ جس نے سارے فتنوں کو مٹا ڈالا — جو منکر ہو گئے تھے زور سے ان کو کیا سیدھا
سلام اس پر دم رحلت کہا جس نے کہ اے دختر — کفن دینا پرانی چادروں کو ہی مری دھوکر
سلام اس پر کہ صدیقہؓ کو جس نے پھر یہ فرمایا — نئے کپڑے تو زندوں کے لئے ہیں بالیقین زیبا
کفن سے تو غرض یہ ہے لپیٹیں جسم مردہ کو — نہیں بڑھتی ہے عزت اس کی گر یہ پارچہ نو ہو
سلام اس پر کہ جس نے عمر کاٹی تنگ دستی میں — کہ دین واہل دین حق نظر آئیں نہ پستی میں
سلام اس پر کہ جس نے دین حق کو سربلندی دی — سلام اس پر مسلمانوں کو جس نے ارجمندی دی
سلام اس پر کہ ذاتی سلطنت جس نے نہ کی قائم — رہا کوشاں برائے رفعت دیں متین دائم
سلام اس پر کہ جس نے جانشین اپنا کیا اس کو — بہت ہی لائق وموزون منصب کے لئے تھا جو
عمرؓ ہے نام اس کا اور لقب فاروق اعظم ہے — کہ جو چشم جہاں بیں میں معظم ہے مکرم ہے
سلام ان دو پہ جو شیخین مشہور دو عالم ہیں — رسول پاکؐ کے دونوں جہاں میں نیک ہم دم ہیں
یہ پاکستان انہی کی کوششوں کا خوش نتیجہ ہے — کہ جس سے اس زمانہ میں ہماری عزت وجہ ہے

(الصدیق ملتان ج۶ ش۱ص۱۲،۱۳)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے فضائل علمی

علامہ جلال الدین سیوطیؒ تاریخ الخلفاء میں لکھتے ہیں کہ: حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ صحابہ کرامؓ میں سب سے عالم وذکی تھے۔ قرآن شریف کا علم آپ کو سب سے زیادہ تھا اور اس کے حافظ بھی تھے۔ عرب میں بہت بڑے نسب دان آپ ہی تھے۔ آپ سب سے زیادہ فصیح تقریر کرنے والے تھے۔ خدا کا خوف بھی سب سے زیادہ آپ ہی کے قلب میں تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت بھی سب سے زیادہ آپ ہی کے دل میں تھی۔ اہل سنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کل آدمیوں میں حضرت ابوبکرؓ سب سے افضل ہیں۔ ان کے بعد علی الترتیب حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ عشرہ مبشرہؓ، اہل بدرؓ، اہل بیتؓ اور پھر باقی تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کبھی آفتاب کسی ایسے شخص پر نہ طلوع ہوا، نہ غروب جو حضرت ابوبکرؓ سے افضل ہو۔ (ماہنامہ الصدیق ملتان ج۶، ش۱، ص۱۲)

خصائص نبوی ﷺ

مولانا شاہد ندیم

مسجد میں اعلان

۲۹۱...... کوئی شخص گم شدہ چیز کے لئے جو مسجد سے باہر کہیں گم ہوئی ہو مسجد میں اعلان کرتا آپ ﷺ بہت ناراض ہوتے اور فرماتے **لا ردّاللہ علیک ضالّتک** یعنی اللہ تیری گم شدہ چیز تجھے نہ دے۔

آنحضرت ﷺ کی مسکراہٹ

۲۹۲...... آنحضرت ﷺ کبھی ٹھٹھا مار کہ نہ ہنستے بلکہ صرف مسکراتے۔ آپ ﷺ کی انتہائی ہنسی میں صرف دانتوں کے کیلے دکھائی دیتے لیکن کوّا ہرگز نہ دکھائی دیتا۔

آنحضرت ﷺ کا رونا

۲۹۳...... رونے میں آپ ﷺ کی آواز نہ نکلتی تھی بلکہ صرف ٹھنڈے سانس لیتے، آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے اور سینے سے ایسی آواز سنائی دیتی جیسے کوئی ہانڈی ابل رہی ہو یا کوئی چکی چل رہی ہو۔ چنانچہ خود حضور اقدس ﷺ اپنے رونے کی کیفیت بیان فرماتے ہیں: **تدمع العین ویحزن القلب ولا نقول الّا ما یرضٰی ربنا** یعنی آنکھ آنسو بہاتی ہے، دل غم کرتا ہے اور زبان سے ہم وہی کہتے ہیں جس سے ہمارا رب خوش ہوتا ہے۔

غم کے وقت کیفیت

۲۹۴...... جب آنحضرت ﷺ پر غم و صدمہ طاری ہوتا تو دست مبارک، سر اور داڑھی مبارک پر بار بار پھیرتے، ریش مبارک کو پکڑتے اور کبھی انگلیوں سے اس میں خلال کرتے اور فرماتے حسبی اللہ ونعم الوکیل۔

خوشی کے وقت کیفیت

۲۹۵...... آنحضرت ﷺ خوشی کے وقت نظریں نیچی فرمالیتے۔

صدقہ کے مال کی اہمیت

۲۹۶...... کہیں صدقہ وغیرہ کی رقم آتی تو جب تک اس کو غریبوں اور مستحقوں میں تقسیم نہ فرمالیتے گھر تشریف نہ لے جاتے۔

آنحضرت ﷺ کی خانگی مشغولیتیں

۲۹۷......آپ ﷺ جب تک اپنے گھر میں رہتے خانگی کاموں میں مصروف رہتے، فارغ نہ بیٹھتے۔معمولی سے معمولی کام کے انجام دینے میں عار نہ تھا۔مثلاً دودھ دوھ لیتے، جانوروں کو چارہ ڈال دیتے۔کپڑوں یا ڈول وغیرہ میں پیوند لگا لیتے، اپنا جوتا مبارک خود سی لیتے۔خادم کے ساتھ مل کر آٹا پسوا لیتے۔

۲۹۸...... بازار سے سودا سلف لانے میں آپ ﷺ عار محسوس نہ فرماتے بازار خود تشریف لے جاتے اور سودا کپڑے میں باندھ کر لے آتے۔

بارش کا پہلا پانی

۲۹۹...... بارش کا پہلا پانی برستا تو آپ ﷺ تہبند کے علاوہ سب لباس اتار دیتے اور اوپر کے بدن کو بارش کے پانی سے تر فرماتے۔

خطوط لکھوانے میں عادت مبارکہ

۳۰۰......خطوط میں بسم اللہ کے بعد مرسل کا نام لکھواتے اور پھر مرسل الیہ کا۔ اس کے بعد خط کا مضمون لکھواتے۔

سیدھے والٹے ہاتھ سے کام لینا

۳۰۱...... غلاظت کی صفائی، ناک صاف کرنا، آبدست لینا، جوتا اٹھانا وغیرہ وغیرہ تمام کاموں کو سیدھے ہاتھ سے انجام دینا پسند نہ فرماتے۔اسی طرح آپ ﷺ جب کوئی چیز دیتے تو سیدھے ہاتھ دیتے، اگر لیتے تو سیدھے ہاتھ لیتے۔

خواب پوچھنے کا شوق

۳۰۲...... صبح کی نماز کے بعد آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاتے اور لوگوں سے ان کے خواب پوچھتے۔خواب سننے سے پہلے یہ الفاظ ارشاد فرماتے: خیر تلقاہ وشر توقّاہ وخیر لنا وشر لاعدآئنا والحمدللہ رب العالمین!

گھوڑے سے محبت

۳۰۳......آپ ﷺ کو گھوڑا بہت پسند تھا۔اس کی آنکھ اس کا منہ اور اس کی ناک اپنی آستین سے پونچھتے اور صاف کرتے۔اس کی ایال کے بالوں کو انگلیوں سے بٹتے اور فرماتے کہ بھلائی اس کی پیشانی سے قیامت تک بندھی ہوئی ہے۔

آنحضرت ﷺ کا شگون نہ لینا

۳۰۴...... آنحضرت ﷺ شگون نہیں لیتے تھے بلکہ فال لیتے جب کسی جگہ ٹھہرنا چاہتے اور اس جگہ کا نام اچھا نہ ہوتا تو چہرہ انور پر کراہت کے آثار نمایاں ہوتے اور اگر اس کا نام ایسا ہوتا جس کے معنی خوشی مبارک یا کامیابی وغیرہ کے ہوتے تو آپ ﷺ پر مسرت کے آثار ظاہر ہوتے۔ اسی طرح اگر کسی آدمی کا نام ایسا ہوتا جس کے معنی لڑائی جھگڑے ٹوٹے وغیرہ کے ہوتے تو اس کو اپنا کوئی کام سپرد نہ کرتے بلکہ اپنا کام اس سے لینا پسند فرماتے جس کے نام میں کامیابی، عیش، مسرت وخوشی کے معنی نکلتے۔

آنحضرت ﷺ کی تفریح اور تیرنے کا شوق

۳۰۵...... آنحضرت ﷺ باغات کی تفریح کو پسند فرماتے اور کبھی کبھی باغات میں تفریح کے لئے تشریف بھی لے جاتے۔

۳۰۶...... آنحضرت ﷺ کبھی تیرنے کا بھی شوق فرماتے، ایک مرتبہ ایک تالاب میں آپ ﷺ اور چند اصحاب تیرے آپ ﷺ نے ہر ایک کی جوڑی مقرر فرمادی کہ ہر ایک اپنے ساتھی کی طرف تیر کر جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے ساتھی حضرت ابوبکر صدیقؓ قرار پائے اور آپ ﷺ تیرتے ہوئے ان کے پاس گئے اور ان کی گردن پکڑ لی۔

حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کا غیر معمولی اعتدال

مولانا محمد منظور نعمانی لکھتے ہیں: ’’مناظرہ کے میدان میں رہنے کے بعد راہ اعتدال پر قائم رہنا بڑی مشکل بات ہے۔ اللہ ہی اگر توفیق دے اور دستگیری فرمائے تو آدمی اعتدال پر قائم رہ سکتا ہے ورنہ اس میدان میں قدم رکھنے والے کا افراط یا تفریط میں مبتلا ہوجانا ایک عام بات اور اکثری تجربہ ہے۔ ناچیز (مولانا محمد منظور نعمانی) نے اس پہلو سے حضرت مولانا (عبدالشکور لکھنویؒ) کو بہت ہی ممتاز اور باتوفیق پایا۔ صرف ایک مقولہ نقل کرتا ہوں جو مولانا (امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ) سے میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے۔ ایک موقع پر حضرت علی المرتضیٰؓ اور حضرت معاویہؓ کے درجات کا فرق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ’’حضرت علی مرتضیٰؓ سابقین اوّلین کی پہلی صف کے بھی اکابر میں ہیں اور حضرت معاویہؓ اگرچہ صحابی ہونے کی حیثیت سے ہمارے سرتاج ہیں، لیکن حضرت علی المرتضیٰؓ سے ان کو کیا نسبت؟ ان کی مجلس میں اگر صف نعال میں بھی حضرت معاویہؓ کو جگہ مل جائے تو ان کے لئے سعادت اور باعث فخر ہے۔‘‘ (تحدیث نعمت ص۳۴۶، ۳۴۷)

اسلامی اخلاق کے متعلق صد احادیث مبارکہ

(حصہ اول)

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ

شریعت اسلامیہ نے ساری مخلوق کے ساتھ اچھا برتاؤ اور اچھا سلوک کرنے کی تعلیم دی ہے اور جانوں تک کے حقوق سے آگاہ فرمایا ہے۔ ذیل میں اسلامی اخلاق کے سلسلے میں ایک سو حدیثیں اور حقوق کی تفصیل لکھتا ہوں۔ واللہ ھو المعین!

۱...... ساری مخلوق کے ساتھ احسان کرنا: رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مخلوق اللہ کا کنبہ ہے سو اللہ کا سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ احسان کرے۔ (بیہقی)

۲...... ایک اور حدیث میں ہے کہ رحم کرنے والوں پر خدا رحم کرتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو خدا تم پر رحم کرے گا۔ (ابی داؤد)

۳...... جو اپنے لئے پسند کرو وہی دوسرے کے لئے: رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا کی قسم! کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری)

۴...... اچھا ہونے کی پہچان اور مومن و مسلم کی شان: رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے جب تیرے پڑوسی تجھے اچھا کہیں تو تو اچھا ہے اور اگر تجھ کو برا کہیں تو تو برا ہے۔ (ابن ماجہ)

۵...... نیز فرمایا ہے کہ وہ مسلم نہیں جو پیٹ بھر کر کھالے اور اس کا پڑوسی اس کی بغل میں بھوکا رہے۔ (مشکوٰۃ)

۶...... فرمایا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس کو لوگ اپنے خونوں اور مالوں پر امین سمجھیں۔ (مشکوٰۃ) یعنی مومن کو اپنی شان ایسی رکھنی چاہئے کہ مخلوق کے دلوں میں گھر کرلے اور لوگ اس کی جانب سے مطمئن ہوجائیں کہ یہ ہم کو کبھی تکلیف نہ پہنچائے گا۔

۷...... تواضع اختیار کرو: رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص خدا کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے خدا اس کو بلند کرتا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے دل میں چھوٹا اور دوسروں کی آنکھوں میں بڑا ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

۸...... بڑوں کی تعظیم کرو، چھوٹوں پر رحم کرو اور علماء کا احترام کرو: رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے علماء کی عزت

نہ کرے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔ (ترغیب)

۱۰...... نرمی اور اچھے اخلاق اختیار کرو: رسول ﷺ خدا نے فرمایا ہے کہ میرے سب سے زیادہ پسندیدہ لوگوں میں وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

۱۱...... اور فرمایا کہ جو نرمی سے محروم ہیں وہ بھلائی سے محروم ہیں۔ (مشکوٰۃ)

۱۲...... محبت اور میل ملاپ: آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری عظمت کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے جن پر نبی اور شہید بھی رشک کریں گے۔ (ترمذی)

۱۳...... فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے گھر سے اپنے بھائی کی زیارت کے لئے نکلے تو اس کو ۷۰۰۰۰ ستر ہزار فرشتے رخصت کرتے ہیں، جو اس پر رحمت بھیجتے اور خدا سے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! اس نے تیرے لئے ملاقات کی ہے تو بھی اس کو اپنی جانب ملا لے۔ (مشکوٰۃ)

۱۴...... فرمایا ہے کہ ہر پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور مشرک کے سوا ہر شخص کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ مگر جن دو بھائیوں کے درمیان کینہ ہو ان کو نہیں بخشا جاتا اور ارشاد ہوتا ہے کہ ان کو صلح کرنے تک چھوڑ دو۔ (مسلم)

۱۵...... برائی کا جواب بھی بھلائی سے دو: رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ بدلہ اتارنے والا تعلق جوڑنے والا نہیں بلکہ تعلق جوڑنے والا وہ ہے جس سے تعلق توڑا جائے اور وہ قائم رکھے۔ (بخاری)

۱۶...... عیب پوشی: رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے کوئی عیب کی چیز دیکھی پھر اس کو پوشیدہ رکھا تو گویا اس نے زندہ دفن کی ہوئی لڑکی زندہ کر دی۔ (ترمذی)

۱۷...... رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیبوں کے پیچھے پڑ جاتا ہے خدا اس کے عیبوں کے پیچھے پڑ جاتا ہے اور جس کے عیبوں کے پیچھے خدا ہو جائے اس کو رسوا کر دیتا ہے اگرچہ گھر میں بیٹھا رہے۔ (ایضاً)

۱۸...... ایک دوسرے کی مدد کرنا: رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سارے مسلمان ایک شخص (کے جسم) کی طرح ہیں کہ اگر آنکھ میں تکلیف ہوتی ہے تو سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر سر میں تکلیف ہوتی ہے تو سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔ (مسلم)

۱۹...... نیز فرمایا ہے کہ جس نے کسی پریشان حال کی مدد کر دی اس کے لئے خدا تہتر ۷۳ مغفرتیں لکھ دے گا۔ ان میں سے ایک میں اس کے سب کام بن جائیں گے اور ۷۲ قیامت کے دن اس کے درجے بلند کرنے کے لئے ہوں گی۔ (بیہقی)

۲۰...... مہمان کا حق: رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ بھلائی کی باتیں کرے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری ومسلم)

۲۱...... مسلمان کی مزاج پرسی: آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی مزاج پرسی کو جاتا ہے تو واپس آنے تک جنت کے باغوں میں رہتا ہے یعنی یہ عمل جنت میں پہنچانے والا ہے۔ (مشکوٰۃ)

۲۲...... فرمایا ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے اور ثواب سمجھتے ہوئے اپنے مسلمان بھائی کی مزاج پرسی کرے تو جہنم سے اتنی دور کر دیا جائے گا جتنی دور کوئی ساٹھ سال تک چلے۔ (ابوداؤد)

ف: مریض کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھو اور اس کو اچھا ہو جانے کی خوشخبری سناؤ اور اس کی صحت کی دعا کرو۔ (مشکوٰۃ شریف)

۲۳...... جنازہ کی نماز کا ثواب: رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مومن ہو اور ثواب سمجھ کر جنازہ کے ساتھ جائے اور نماز اور دفن سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو یہ شخص ثواب کے دو قیراط لے کر لوٹے گا۔ ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے اور جو شخص جنازہ کی نماز پڑھے اور پھر اس کے دفن کئے جانے سے پہلے واپس آ جائے تو یہ شخص ثواب کا ایک قیراط لے کر لوٹتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

۲۴...... مسلمان کو حقیر نہ سمجھو: رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو بے کس چھوڑے (بلکہ چاہئے کہ آڑے وقت میں اس کے کام آئے) نہ اس کو حقیر جانے (پھر فرمایا) کہ انسان کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے اس کا مال بھی اس کا خون بھی اس کی آبرو بھی (یعنی بے جا اور ناحق طریقہ پر اس کا مال نہ لے، اس کو قتل نہ کرے اور ذلیل نہ کرے۔ (مشکوٰۃ شریف)

۲۵...... سفارش: حضرت رسول خدا ﷺ کے پاس جب کوئی سائل یا صاحب حاجت آ جاتا تو فرمایا کرتے تھے کہ تم مجھ سے سفارش کر کے ثواب حاصل کر لیا کرو اور خدا اپنے رسول کی زبان سے جو چاہے فیصلہ کرا دے۔ (مشکوٰۃ) یعنی ہوگا تو وہی جو خدا کو منظور ہوگا لیکن سفارش کر کے تم ثواب کے مستحق ہو جاؤ گے۔

۲۶...... مجلس کی بات محفوظ رکھو اور مشورہ صحیح دو: رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجلسیں امانت کے ساتھ ہوتی ہیں (لہٰذا مجلس کی بات نقل نہ کی جائے) سوائے تین مجلسوں کے کہ ان کی بات مشہور

کردی جائے: (۱) جس میں ناحق قتل کا مشورہ کیا گیا ہو۔ (۲) جس میں زنا کا مشورہ کیا گیا ہو۔
(۳) جس میں ناحق کسی کا مال لینے کا مشورہ کیا گیا ہو۔ (ابوداؤد)

۲۷...... فرمایا ہے کہ جس سے مشورہ لیا جائے امانت دار ہوتا ہے (ترمذی) یعنی جب کوئی مشورہ طلب کرے تو اس کو وہی مشورہ دو جو تمہارے نزدیک حقیقتاً صحیح ہو۔

۲۸...... رسول خداﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے جھوٹ بات بیان کررہے ہو اور وہ تم کو سچا جان رہا ہو۔ (ترمذی)

۲۹...... مسلمانوں کو گالی دینا، کافر بتانا یا قتل کرنا یا ڈرانا: رسول خداﷺ نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو گالی دینا بددینی کا کام ہے اور اس کو قتل کرنا کفر کا کام ہے۔ (بخاری ومسلم)

۳۰...... فرمایا ہے کہ جس نے کسی کو کافر کہہ کر بلایا یا خدا کا دشمن کہا اور وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ کہنے والے ہی کی طرف لوٹ آتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

۳۱...... فرمایا ہے کہ جس نے کسی مسلمان کے قتل میں ذرا سے کلمہ سے بھی مدد کی وہ خدا سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان یوں لکھا ہوگا کہ: ’’رحمت خداوندی سے ناامید۔‘‘

۳۲...... فرمایا ہے کہ اگر سب آسمان وزمین والے مل کر کسی مومن کو قتل کریں تو خدا ان سب کو اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دے گا۔ (مشکوٰۃ)

۳۳...... قرض دینے کا ثواب: رسول خداﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کا کسی پر کوئی حق ہو اور اس کو مہلت دے دے تو جب تک وصول نہ ہو وہ حق اس کے لئے ہر روز صدقہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ) یعنی اس کو ہر روز اتنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا جتنا اس کا حق (قرضہ وغیرہ) ہو۔

۳۴...... مسلمان کا قرض ادا کرنا: رسول خداﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو مسلمان اپنے بھائی کا قرضہ ادا کردے خدا اس کو قیامت کے دن دوزخ سے آزاد کردے گا (مشکوٰۃ) یعنی جو شخص کسی مفلس مسلمان کا قرضہ اس کے قرض خواہ کو دے دے تو اتنا بڑا اس کا اجر وثواب ہے۔

۳۵...... قرض معاف کردینا اور مہلت دے دینا: رسول خداﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کو یہ خوشی ہو کہ خدا اس کو قیامت کے روز کی پریشانیوں سے نجات دے تو اس کو چاہئے کہ تنگ دست قرض دار کو مہلت دے دے یا قرضہ معاف کردے۔ (مسلم)

۳۶...... ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا قرض معاف کردیا خدا اس کو اپنے سایہ میں رکھے گا۔ (ایضاً)

۳۷...... کسی کی مصیبت پر خوش ہونا: رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی نہ ظاہر کرو ورنہ (ہوسکتا ہے کہ) خدا اس پر رحم کردے اور تجھ کو مبتلا کردے۔ (مشکوٰۃ)

۳۸...... حسد کرنا: حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ حسد سے بچتے رہو۔ کیوں کہ حسد نیکیوں کو اس طرح فنا کردیتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

۳۹...... کوئی چیز مذاق سے لے لینا: رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی لاٹھی مذاق کے طور پر نہ لے کہ اس کو لے کر رکھ لے۔ جو شخص اپنے بھائی کی لاٹھی لے لے اس کو چاہئے کہ واپس کردے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ کسی کی چیز لینی ہو تو اس کی خوش دلی سے لو اور یہ حرکت نہ کرو کہ مذاق کے طور پر چیز اٹھالی پھر واپس نہ کی۔ لاٹھی کا ذکر بطور مثال فرمایا ہے۔

۴۰...... دھوکہ دینا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ غلہ کے ایک انبار (ڈھیر) پر گزرے تو اپنا دست مبارک اس میں داخل فرمایا۔ آپ ﷺ کی انگلیوں میں تری لگ گئی۔ لہٰذا آپ ﷺ نے صاحب غلہ سے خطاب کرکے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بارش میں بھیگ گیا تھا (اوپر سے خشک ہوگیا اندر تری باقی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ بھیگے ہوئے غلہ کو تم نے اوپر کیوں نہ کردیا؟ تاکہ لوگ اس کو دیکھ لیتے (پھر فرمایا کہ) جو شخص فریب دے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ترغیب)

۴۱...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص عیب چھپا کر بیچے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور مکر اور دھوکہ اور خیانت دوزخ میں لے جانے والے ہیں۔ (ترغیب)

۴۲...... آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے بغیر بیان کئے عیب دار چیز بیچ دی تو وہ ہمیشہ خدا کے غصہ میں رہے گا اور ہمیشہ فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔ (ایضاً)

۴۳...... یتیم کی پرورش: حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے کسی یتیم کو اپنے کھانے اور پینے کی طرف بلایا خدا اس کے لئے ضرور جنت واجب کردے گا۔ الّا یہ کہ ایسا گناہ کیا ہو جو بخشا نہ جاسکے۔ (ایسا گناہ شرک ہی ہے) (مشکوٰۃ)

۴۴...... حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمانوں کا سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس سے اچھا سلوک ہوتا ہو اور سب سے برا گھر مسلمانوں کا وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہو۔ (مشکوٰۃ)

۴۵...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو جتنے بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے ہر بال کے بدلے اس کے لئے بہت سی نیکیاں ہوں گی اور جس نے کسی ایسی یتیم لڑکی یا لڑکے کے ساتھ اچھا سلوک کیا جو اس کے پاس رہتے ہوں تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ساتھ ہوں گے۔ (یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیاں ملا کر دکھائیں۔) (مشکوٰۃ)

۴۶...... بوڑھے کا اکرام: حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو جوان شخص کسی بوڑھے شخص کی عزت اس کے بوڑھے ہونے کی وجہ سے کرے خدا اس کے بڑھاپے کے وقت کوئی ایسا شخص مقرر کرے گا جو اس کی عزت کرے گا۔ (ترمذی)

۴۷...... اکرام علماء: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین شخصوں کی توہین منافق ہی کرے گا۔ وہ تین شخص یہ ہیں (۱) بوڑھا مسلمان (۲) عالم (۳) مسلمانوں کا منصف بادشاہ۔ (ترغیب)

۴۸...... ہدیہ لینا دینا: حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہدیہ لیا دیا کرو کیوں کہ وہ کینوں کو دور کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

۴۹...... پانی پلانا: حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مسلمان کو کسی ایسی جگہ پانی کا ایک گھونٹ پلا دیا جہاں پانی ملتا ہو تو (اس کو اتنا بڑا اجر و ثواب ملا کہ) گویا اس نے ایک غلام آزاد کر دیا اور جس نے مسلمان کو کسی ایسی جگہ پانی کا ایک گھونٹ پلایا جہاں پانی نہ ملتا ہو تو گویا اس نے اس کو زندہ کر دیا۔ (ایضاً)

۵۰...... بشاشت سے ملنا: آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر بھلائی صدقہ ہے اور ایک بھلائی یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے ہنستا کھلتا ملے اور یہ کہ تو اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دے۔ (ترمذی)

جاری ہے!!

مولانا عبدالصمد جھکرو شکارپور کو صدمہ

۳ دسمبر ۲۰۲۳ء بروز اتوار مولانا عبدالصمد جھکرو کے والد حاجی نور محمد جھکرو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم مجلس کے اکابر سے پروانہ وار عشق کرنے والے تھے۔ مجلس کے مخلص ساتھیوں میں سے ایک تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بخشش فرمائیں اور ان کے اہل و عیال کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔

استغفار کے فضائل

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

کثرت سے استغفار کرنا

۱...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو استغفار کرتے نہیں دیکھا آپ ﷺ یہ کلمات ارشاد فرماتے: ’’استغفر اللہ واتوب الیہ‘‘

کثرت سے استغفار کرنے کا ثواب

۲...... عبداللہ ابن بسرؓ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا: مبارک باد ہے اس شخص کے لئے جسے نامہ اعمال میں استغفار بہت ملے۔

۳...... حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کثرت سے استغفار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر غم سے نجات اور ہر تنگی سے کشادگی عطا فرمائے گا اور اسے وہاں سے روزی عطا فرمائے گا جہاں سے اس کو گمان نہ ہوگا۔

۴...... حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کم از کم تین بار دعا مانگتے اور تین بار استغفار کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

کلمات استغفار

5...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کو ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ کلمات کہتے ہوئے شمار کرتے تھے: ’’رب اغفرلی وتب علیّ انک انت التواب الغفور‘‘

۶...... حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا۔ میں نے آپ کو سو بار استغفار کرتے ہوئے سنا۔ فرماتے: ’’اللھم اغفرلی وارحمنی وتب علیّ انک انت التواب الغفور‘‘

قادریہ راشدیہ کے سلسلہ کے بزرگان دین یہ کلمات استغفار تلقین کرتے ہیں: ’’استغفر اللہ الذی لاالہ الّاھو الحی القیوم واتوب الیہ‘‘

مندرجہ بالا کلمات یا دیگر کلمات استغفار میں سے جو کلمات بھی پڑھے جائیں، سنت پر عمل ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک توفیق نصیب فرمائیں۔

سید الاستغفار پڑھنے اور اسے معمول بنانے کا ثواب

۱...... حضرت شداد بن اوسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’لاالٰہ الّاانت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذبک من شرّ ما صنعت ابوء لک بنعمتک علیّ وابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الّاانت‘‘ اگر ان کلمات کو صبح کے وقت یقین سے پڑھا گیا اور انسان مرگیا تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر اس کو شام کے وقت یقین سے پڑھا پھر مرگیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

۲...... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سید الاستغفار سیکھو۔ نیز صحابہ کرامؓ سے سید الاستغفار کے کلمات معمولی اختلاف کے ساتھ منقول ہیں۔ جن کے بہت فضائل بیان کئے ہیں۔ راقم نے صرف ایک حدیث پاک میں بیان کردہ کلمات اور ان کے فضائل ذکر کئے ہیں۔

جمعہ کے دن استغفار کا مستحب ہونا

۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا جمعہ کے دن سے متعلق ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں: اس میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ جو مسلمان بندہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اس گھڑی وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اس کا مختصر ہونا بیان فرمایا۔

۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرور دوعالم ﷺ کی یہ حدیث بیان فرماتے ہیں جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس میں کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرمائے گا اور رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کی انگلیوں کو سکیڑ کر اشارہ کرتے ہوئے اس کا مختصر ہونا بیان فرمایا۔

۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے جو مسلمان اس میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرلے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور بخش دیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس گھڑی کا مختصر ہونا بیان فرمایا۔ اس طرح کی کئی ایک روایات بیان کی گئی ہیں۔

استغفار کرنے کا بہترین وقت

حضرت رفاعہ ابن عرابہ الجہنیؓ رحمت دوعالم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں جب رات کا

نصف یا دو تہائی وقت گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میں اپنے بندوں سے اپنے سوا کچھ نہیں چاہتا۔(یعنی وہ صرف میری عبادت کریں)’’من ذالذی یستغفرنی فاغفرلہ‘‘ ہے کوئی جو مجھ سے بخشش طلب کرے، میں اسے بخش دوں۔’’من ذالذی یدعنی استجب لہ‘‘ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں’’من ذالذی یسئلنی اعطیہ‘‘ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا کروں۔ طلوع فجر تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے’’من ذالذی یستکشف والفقر اکشف‘‘ کون ہے جو مجھ سے تنگی دور کرنے کی درخواست کرے، تنگی دور کروں۔ ایک اور روایت میں ارشاد عالی ہے’’من ذالذی یسترزقنی ارزقہ‘‘ کون ہے جو مجھ سے رزق مانگے میں اسے روزی عطا کروں۔

تو گویا استغفار کا بہترین وقت صبح صادق سے پہلے کا وقت ہے یعنی تہجد کے وقت دعا و استغفار کا بہترین وقت۔ (عمل الیوم واللیلۃ امام نسائی)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کڑیو گھنور ضلع بدین

۱۵/نومبر ۲۰۲۳ء رحمانیہ مسجد کڑیو گھنور سٹی گولارچی ضلع بدین میں ختم نبوت کانفرنس مولانا سائیں محمد صالح الحداد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی نگرانی مولانا محمد حنیف سیال اور سرپرستی حافظ عبدالواحد کھٹی نے کی۔ تلاوت قاری اسلم قمبرانی اور ہدیہ نعت جناب نوید احمد گرگیز نے پیش کیا۔ جب کہ مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا غلام حسین میمن، مولانا محمد عظیم گھمن، مولانا حنیف سیال ضلعی مبلغ کے بیانات ہوئے۔ مولانا سائیں صالح الحداد کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت آگاہی پروگرام ضلع بدین

۱۶/نومبر ۲۰۲۳ء کرن پبلک اسکول و کالج بدین کڑیو گھنور گولارچی ضلع بدین میں شعور ختم نبوت آگاہی پروگرام منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جناب سر حبیب اللہ اور سرپرستی سر شعیب احمد کھٹی نے کی۔ جب کہ مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد حنیف سیال ضلعی مبلغ کے بیانات ہوئے۔ آخر میں سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ پانچ سوالوں کے صحیح جوابات دینے پر انعامات دیئے گئے۔ دو گروپ بنائے گئے۔ ایک لڑکوں کا اور دوسرا لڑکیوں کا۔ لڑکوں کے گروپ سے میر محمد نظامانی اور لڑکیوں کے گروپ سے بنت خلیفہ بابو عقیل نظامانی نے انعامات وصول کیے۔ اختتامی دعا حافظ عبدالواحد کھٹی نے کرائی۔

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

بہادر سنگھ

جب رفتہ رفتہ ان کے امدادی عناصر کم ہوگئے، آزادیاں سلب ہوگئیں، پولیس کی قوت بڑھ گئی تو چھوٹے گروہوں کے افراد فرداً فرداً گرفتار ہونے شروع ہوگئے۔ کچھ ریاست چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ لیکن بہادر سنگھ کا گروہ جس سے اطراف وجوانب میں تہلکہ مچا ہوا تھا، وہ گرفتار نہ ہوتا تھا۔ میں بھی کچھ ایسا ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑا کہ رات ہو، دن ہو، آندھی ہو، بارش ہو، اندھیرا ہو، وقت ناوقت بیس میل جا کر اس کے گاؤں کا جو پہاڑ کے نیچے ہی تھا محاصرہ کرتا۔ جب وہ نہ ملتا تو چلا آتا۔ جب اس کے گاؤں کے قریب مستقل پولیس گارڈ تعینات کر دیا جاتا تو وہ اپنے گروہ کو لے کر دور نکل جاتا اور ڈکیتیاں ڈالتا۔ اس کے اپنے ساتھی جو مستقل تھے وہ چھ سات سے زیادہ نہ تھے لیکن ضرورت کے وقت وہ پچاس تک آدمیوں کو جمع کر لیا کرتا۔ خود اس کے پاس ۴۰ ۵ بور دونالی رائفل، بقیہ اس کے ہمراہیوں کے پاس دونالی کارتوسی بندوقیں تھیں۔ یہ رائفل دراصل مہاراجہ دتیا کا تھا۔ کیونکر بہادر سنگھ کے پاس پہنچا؟ یہ بھی اس کی دلیری کا اعلیٰ کارنامہ ہے۔

ایک روز مہاراجہ شیر کے شکار کی غرض سے جنگل میں گئے تھے۔ بہادر سنگھ بھی اتفاق سے اسی جنگل میں موجود تھا۔ جب اس کو علم ہوا تو اس نے اپنی بندوق اپنے ساتھیوں کو دے کر کہا اس کو اپنے پاس رکھو اور ریوالور لے کر تن تنہا اس مقام پر پہنچا جہاں مہاراج کے گھوڑے کھڑے ہوئے تھے اور جہاں ان کو موٹر سے اتر کر گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کے مقام پر جانا تھا۔ یہ درخت کے پیچھے چھپ کر کھڑا ہو گیا۔ مہاراج مع اپنے ہمراہیوں کے اس مقام پر آئے، موٹر سے اتر کر کھڑے ہوئے، ان کا بیش قیمت رائفل ان کے ملازم نے ان کو دیا۔ مہاراج کے اے ڈی سی وغیرہ مع متعدد بندوقوں کے وہاں موجود تھے۔ بہادر سنگھ درخت کی آڑ میں سے نکلا۔ مہاراج کو آن کر سلام کیا اور کہا کہ میں فلاں موضع کا رہنے والا بہادر سنگھ ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے مہاراج کے ہاتھ سے رائفل لے لیا اور ملازم سے کارتوس کا تھیلہ لیا اور کہا کہ آپ کی یادگار میں اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں۔ سلام کیا، دونوں نالوں میں کارتوس لگائے اور چلا گیا۔

جب بہادر سنگھ کے رعب وجلال کا اثر دور ہوا تو ہر شخص ان میں سے شرم سے پسینے پسینے ہو گیا۔

ایک مرتبہ گوالیار کی پولیس نے جب کہ وہ اس ریاست میں ڈکیتی ڈالنے کی غرض سے گیا تھا، گھیر

لیا۔ بہادر سنگھ اور اس کے ساتھیوں نے بڑی دلیری سے مقابلہ کیا جس میں ایک سپاہی مارا گیا اور اکثر زخمی ہوئے۔ وہ بچ کر نکل آیا۔

ایک مرتبہ نوآباد جھانسی میں پولیس کے تھانے میں پہنچ کر پولیس والوں کو باندھ کر ڈال دیا اور تمام رات قصبہ کو لوٹا۔ مکان اس کا پہاڑی کے دامن میں تھا اور پہاڑ پر بکثرت جنگلی درخت تھے۔ جب کبھی وہ اندیشہ محسوس کرتا، پہاڑ پر چلا جاتا اور وہاں سے پناہ لے کر بندوق چلانے میں اس کو آسانی ہوتی۔

ایک مرتبہ مخبر نے مجھے اطلاع دی کہ وہ آج گاؤں کے کنارے اپنے کھیت کے کھلیان میں رات کو رہے گا۔ میں اپنے ساتھیوں کو لے کر اور تمام رات سفر کر کے کھلیان کے آس پاس پوزیشن لے کر بیٹھ گیا تاکہ صبح نمودار ہوتے ہی اس کو کھلیان سے باہر نکلنے کو کہا جائے۔ میں اس کے گاؤں کی طرف پہاڑ کے دامن میں ایک بہت بڑے پتھر کی آڑ لے کر بیٹھا ہوا تھا اور میری بندوق کا رخ کھلیان کی جانب تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ بہادر سنگھ دس گز کے فاصلے پر بیٹھا ہوا اپنے رائفل کا نشانہ مجھ پر لے رہا تھا۔ لیکن قدرت کو بچانا منظور تھا اس لئے اس نے فائر نہ کیا۔ جب کھلیان میں وہ یا اس کے ساتھی مجھے نہ ملے تو میں واپس آ گیا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ کبھی رات کو پوری نیند نہ سوتا اور دو تین گھنٹے کے بعد جگہ تبدیل کرتا رہتا۔

وہ تمام بندیل کھنڈ کے واسطے ایک مصیبت تھا۔ نہایت دلیر، مغلوب الغضب، سرکش اور بے رحم، لمبا قد، چوڑا چکلا سینہ، قوی الجسم۔ اس کے ساتھی بھی بعض قاتل اور بعض سنگین جرائم میں مطلوب تھے۔

کوئی گاؤں والا بوجہ خوف اس کی موجودگی کی اطلاع پولیس کو نہ دیتا، نہ کوئی مخبری کرتا، ورنہ ہلاک کر دیا جاتا۔ ضرورت کے وقت جس گاؤں سے مدد لینا چاہتا۔ اس کو جرائم میں شریک ہونے کے واسطے آسانی سے آدمی مل جاتے۔ ایک گاؤں کے لڑکے نے جو گرفتار کر کے میرے پاس لایا گیا تھا کہا کہ ایک مرتبہ میں اپنے گاؤں میں کنویں پر شام کو پانی بھر رہا تھا، بہادر سنگھ اور اس کے ساتھیوں نے پانی پیا اور مجھ سے ڈکیتی میں شرکت کے واسطے ساتھ چلنے کو کہا، میں بوجہ خوف ساتھ ہو گیا۔ ایک بہت وزنی ہتھوڑا جس کو گھن کہتے ہیں اور جو دروازوں کی زنجیریں اور قفل توڑنے کے کام میں آتا ہے، میرے کندھے پر لاد دیا، دتیا سے کافی فاصلے پر ایک گاؤں میں آدھی رات کے قریب پہنچے۔ ایک بنئے کے مکان کے کواڑ توڑ کر اندر داخل ہوئے۔ خوب دل کھول کر لوٹا۔ ایک ڈکیت چھت پر چڑھ کر بندوقیں چلا رہا تھا۔ جس کی وجہ سے کسی کو قریب آنے کی ہمت نہ ہوئی۔ واپس آن کر فلاں جنگل میں بانٹ ہوئی۔ مجھے بھی پانچ روپے ملے۔ اس روز تو میں بہت خوفزدہ تھا لیکن رفتہ رفتہ عادی ہو گیا۔

اس کے بعد اس نے اکثر ڈکیتیوں کے تفصیلی حالات سنائے۔ اس کے نیز دیگر ڈکیتوں کے بیانات

سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ بندیل کھنڈ میں ہر شخص نہایت آسانی سے ڈکیت بن جاتا ہے۔ یہ خطہ پہلے زمانے میں ٹھگوں کی وجہ سے مشہور تھا، جو راہ گیروں کے گلے میں پھندا ڈال کر ہلاک کردیتے تھے۔ جب انگریزوں کی عملداری آئی اور انہوں نے ان لوگوں کا قلع قمع کردیا تب یہاں کے لوگ ڈکیتی کی طرف متوجہ ہوئے۔

بہادر سنگھ تقریباً پندرہ سال سے اسی قسم کے جرائم کرنے اور آوارہ گردی کی زندگی بسر کرنے کا عادی تھا۔ مجھ سے پہلے تو اس قدر آزاد تھا کہ گھر پر رہتا تھا اور اس کے اولاد بھی ہوتی تھی لیکن اس ڈیڑھ سال میں میں نے اس کی زندگی تلخ کردی اور اس نے بھی میرا آرام اور سکون کھو دیا۔ اکثر گاؤں والوں کے ذریعے پیغامات بھیجے اور مجھے مار ڈالنے کی دھمکی دی۔ ایسے شخص سے اس قسم کی حرکت بعید از قیاس تو نہ تھی لیکن بقول شخصے ''جب اوکھلی میں سر دیا تو موسلوں سے کیا ڈر'' اس کا کام قتل وغارت گری اور میرا کام اس کو گرفتار کرکے یا جان سے مار کر امن وامان قائم کرنا۔ چوں کہ دونوں باتیں ضدین تھیں اس لئے نہ اس کو موت سے ڈر تھا اور نہ مجھے جان جانے کا خوف تھا۔

میری کوٹھی شہر کے کچھ فاصلے پر جنگل سے ملحق تھی۔ ایک روز صبح کے وقت میں چائے سے فارغ ہوکر اپنے مکان کے دفتر کے کمرے میں آن کر بیٹھ گیا اور حسب معمول گزرے ہوئے دن کے حالات اپنی نجی ڈائری میں لکھ رہا تھا۔ میرا رخ سڑک کے پھاٹک کی طرف تھا۔ میں نے دیکھا کہ سب انسپکٹر محمود خان چند قدم آگے اور پیچھے ایک شخص دراز قامت ہاتھ میں دونالی رائفل، کمر میں تلوار، بھرنے والا ایک نال کا پستول لٹکائے ہوئے آرہے ہیں۔ سیڑھیوں پر چڑھے، کمرے کے اندر آئے۔ محمود خان کرسی پر بیٹھ گئے اور دوسرے شخص نے اپنا رائفل میرے پیر کی طرف جھکایا اور کمرے کے دروازے میں کھڑے ہوکر کہا: ''میں بہادر سنگھ ڈکیت ہوں، آپ کے یہ سب انسپکٹر کل شام کو مع ایک سپاہی کے میری تاک میں گھوڑے پر چڑھے ہوئے جارہے تھے۔ میں مع اپنے چند ساتھیوں کے ایک پہاڑی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے پیچھے سے آن کر ساتھیوں کی مدد سے ان دونوں کو پکڑ لیا اور سب انسپکٹر صاحب سے کہا کہ میں تمہیں ابھی جان سے مار سکتا ہوں۔ لیکن تم اس بات کا وعدہ کرو کہ مجھے معافی دلوادو گے اور سزا نہ ہونے پائے گی۔ میں جرائم کرنے سے توبہ کرلوں گا ورنہ تم اور تمہارے سپرنٹنڈنٹ مجھ سے بچ کر نہیں جاسکتے۔ جب موقع لگے گا ماردوں گا۔ سب انسپکٹر نے اس کا یہ جواب دیا کہ معافی دینے کا مجھے اختیار نہیں ہے۔ یہ کام سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مدار المہام ریاست کا ہے۔ تم چلو میں ان سے ملوائے دیتا ہوں۔ چنانچہ ہم نے سب انسپکٹر کو اپنی حراست میں رکھا اور اب تنہا ان کو جنگل کے راستے سے براہ راست یہاں لایا ہوں۔ سپاہی اور گھوڑا ہمارے ہی قبضے میں ہیں۔''

یہ کہہ کر اس نے اپنے رائفل کا چیمبر کھول کر مجھے دکھلایا۔ اس میں کارتوس لگے ہوئے تھے اور

پستول بھی تیار تھا، اس نے کہا کہ: ’’پچاس کارتوس آپ میرے گلے میں پڑے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ یہ آپ دونوں اور آپ کے گارڈ کے سپاہیوں کے مار ڈالنے کے واسطے کافی ہیں۔ قبل اس کے کہ میں آپ سے بات چیت کروں اس پہرے والے سپاہی سے کہئے کہ میرے سامنے کھڑا رہے اور آپ یا آپ کے سب انسپکٹر بھی انگریزی میں بات چیت نہ کریں نہ کوئی اشارہ آپس میں کیا جائے ورنہ ہلاکت یقینی ہے۔‘‘

یہاں یہ حالت تھی کہ پستول تو درکنار میرے پاس کوئی چھڑی بھی نہ تھی۔ میرے گارڈ کے سپاہی رات کے وقت تو بندوق لے کر پہرہ دیتے اور دن کے وقت صرف ایک ہاتھ لمبا ڈنڈا پاس رکھتے۔ ایسے جان فروش اور نڈر شخص کا کیوں کر مقابلہ کیا جاسکتا۔ میں نے سپاہی سے کہا کہ وہ ڈنڈا زمین پر ڈال کر برآمدے میں کھڑا ہو جائے۔

مختلف خیالات میرے دماغ میں چکر لگانے لگے۔ لیکن اس وقت کے حالات نے کچھ ایسا جکڑ بند کر دیا تھا کہ کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آتی تھی۔ میں اگر اس کو جھوٹا سچا معافی کا پروانہ لکھ کر دے دیتا تو یقیناً وہ چلا جاتا لیکن باوجود خطرہ جان کے جھوٹ بولنا اور دھوکا دینا میرے اصول کے خلاف تھے۔ دوئم میری یہ کارروائی خلاف ضابطہ ہوتی۔ سوئم ایسے خطرناک شخص کا میرے مکان پر آن کر اور بات چیت کر کے چلا جانا چھپنے والی بات نہ تھی، جنگل کی آگ کی طرح یہ خبر ریاست اور ریاست کے باہر پھیل جاتی اور نہ صرف یہ کہ میری ایمانداری اور نیک نامی پر حرف آتا بلکہ تمام ملازمت کے کارناموں پر پانی پھر جاتا۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ میں اچانک ڈکیت کے سر پر پہنچ کر اور ریوالور لے کر اس کو اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنے دیتا تھا اور اس روز ایک ڈکیٹ کا دونالی رائفل جس کا رخ میری طرف تھا مجھے اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرنے دیتا تھا۔

میرے لئے صرف دو راستے تھے، معافی کا اقرار یا انکار اور میں ’’گویم مشکل وگرنہ گویم‘‘ مشکل کی کش مکش میں مبتلا تھا۔ میری عقل اور تدبیر دونوں کی حدود ختم ہو چکی تھیں لیکن جہاں تاریکی ختم ہوتی ہے وہاں سے روشنی کی شعاعیں نمودار ہوتی ہیں اس نے مجھ سے اپنی خواہش بیان کی کہ مجھے معافی کا پروانہ دے دیا جائے۔

میں نے فوراً جواب دیا کہ ’’یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ دیوان ریاست ایسا کر سکتے ہیں۔‘‘

اس نے اپنی واسکٹ کی جیب میں سے ایک بوسیدہ پرچہ جو تعویذ کی طرح تہہ کیا ہوا اور پسینے سے خراب ہو گیا تھا، نکال کر سب انسپکٹر کے ذریعے سے جو اس کے قریب تھے، مجھے دے کر کہا کہ ’’سابق دیوان ریاست اور سپرنٹنڈنٹ نے جن کے اس پر دستخط ہیں، مجھے یہ معافی کا پروانہ لکھ دیا تھا۔ اب چوں کہ وہ دونوں نہیں ہیں۔ اس کی تجدید کی ضرورت ہے۔‘‘

یہ پڑھ کر میں نے وہ پرچہ سب انسپکٹر کے ذریعے سے اس کو واپس دے دیا۔ لیکن اس سے مجھے

امید کی ایک کرن دکھلائی دی اور چند سیکنڈ مزید سوچنے کا موقع مل گیا۔ میں نے کہا کہ ''تم میرے ساتھ دیوان صاحب کے پاس چلو۔ ان سے اس بارے میں بات چیت تمہاری موجودگی میں کروں گا۔''

ان کی اور میری کوٹھیاں اس قدر قریب تھیں کہ دونوں کی دیوار احاطے کی ایک ہی تھی۔ وہ اس پر راضی ہوگیا اور ہم تینوں پھاٹک کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم دونوں کو اس نے اس وجہ سے آگے رکھا کہ پیچھے سے وہ پوری طرح ہم پر قابو رکھ سکے۔

مجھے سب انسپکٹر کی اس حماقت پر کہ پہلے سے اطلاع دیئے بغیر اس کو کیوں لے آیا۔ جس کی وجہ سے مجھے ایسی دشواری پیش آئی جو تمام مدت ملازمت میں پیش نہ آئی تھی، نہایت غصہ تھا۔ لیکن سب انسپکٹر بھی کیا کرتا۔ اگر وہ اس کے ساتھ آنے سے انکار کرتا تو مارا جاتا۔ اسی سوچ میں وہاں جا کر بھی میں کیا کرلوں گا، ان کی کوٹھی پر ہم پہنچ گئے۔ خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد صاحب کمرے کے سامنے آرام کرسی پر سیڑھیوں کے قریب لیٹے ہوئے اخبار پڑھ رہے تھے۔ میں اور سب انسپکٹر جا کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

بہادر سنگھ نے مثل سابق وہاں کے دستور کے مطابق بندوق کو ان کے پیروں کی طرف جھکایا اور سیڑھیوں کے کنارے پر بیٹھ کر پولیس کے ڈنڈے والے سپاہی کو دور اپنے سامنے کھڑا کرلیا۔ قاضی صاحب نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ ''بہادر سنگھ مشہور ڈکیت ہے۔''

یہ سن کر وہ سکتے کے عالم ہوگئے، زرد پڑ گئے۔

میں نے مسکرا کر کہا کہ ''بہادر سنگھ کو جو سابق دیوان اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے معافی کا پروانہ لکھ دیا تھا۔ اس کی تجدید کرانے کے واسطے آیا ہے۔ اس کو دیکھ لیجئے۔'' تھے وہ بلا کے ذہین، کہنے لگے کہ ''وہ کہاں ہے؟''

میں چاہتا تھا کہ صرف ایک سیکنڈ کے واسطے اس کے خیالات بندوق کی طرف سے ہٹ جائیں اور اس کی انگلی جو ہر لمحے لبلبی پر رکھی ہوئی تھی، ایک سیکنڈ کے واسطے وہاں سے ہٹ جائے تو میں جان پر کھیل کر اس سے لپٹ جاؤں۔ یہی آخری تدبیر تھی۔ چنانچہ جیسے ہی اس نے داہنے ہاتھ سے پرچہ نکالا اور اس کو کھولنے کے واسطے دوسرے ہاتھ کی مدد لی، میں قریب تو تھا ہی، جھپٹ کر بہادر سنگھ سے چمٹ گیا اور سب انسپکٹر اور چپراسی نے بھی دوڑ کر مدد کی۔ دیوان صاحب غسل خانے میں گھس گئے اور کواڑ بند کرلئے۔

اس نے اپنی حتی المقدور کافی جدوجہد کی۔ اسی ہشت مشت میں ایک ایک ہتھیار اس سے علیحدہ کیا گیا۔ اس کی لات اور گھونسوں کی چوٹیں بھی حصہ رسدی سب کو ملیں۔ جب ہاتھ پیر باندھ دیئے گئے تو گالیوں پر اتر آیا لیکن تھپڑ اور گھونسوں نے اس کی زبان بند کردی۔ غرور کا یہ حشر ہوا، اس کے بعد تو مقدمہ چلا اور اس کو پھانسی کی سزا دے دی گئی تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔　(عمر رفتہ ص۲۵۶ تا ۲۶۸)

مجموعہ کتب عقیدہ حیات النبی ﷺ

مولانا محمد انس

الحمدللہ و کفیٰ وسلام علی "سید الرسل و خاتم الانبیاء، اما بعد!

ماہنامہ لولاک کی گزشتہ اشاعت میں اعلان کیا تھا کہ ’’مجموعہ کتب حیات النبی ﷺ‘‘ کا شائع کرنا مطلوب ہے۔اس سلسلہ میں مزید محنت کی گئی تو اس وقت تک اس عنوان پر ایک سو سینتالیس (۱۴۷) کتب ورسائل جمع ہوئے۔اس کے علاوہ مزید بھی جمع ہونے کی توقع ہے۔اس مجموعہ کے ’’انتخاب وترتیب‘‘ کا شیخ الحدیث، مناظر اسلام، حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہم نے ہماری درخواست پر ذمہ لے لیا ہے۔ وہ اس منصوبہ کے مدیر ومسئول ہیں۔ چنانچہ یہ تمام کتابیں آپ نے ملاحظہ فرما کر ان سے ۱۲۷ کتب ورسائل کا اشاعت کے لئے انتخاب فرمایا۔آپ نے اس کا نام بھی تجویز فرمایا، (مگر ابھی اس کا اعلان نہیں کررہے۔)

گزشتہ مضمون میں اعلان کیا تھا کہ شاید رمضان شریف میں اس کی کمپوزنگ شروع ہوگی ،لگتا یہ ہے کہ یہ عمل ایسا مقبول عمل ہے کہ ربیع الثانی کے آخر سے اس کی کمپوزنگ کے کام کی ترتیب وسبیل بن گئی۔اس وقت تک بیس سے زائد کتب کے تین ہزار صفحات کے لگ بھگ کمپوزنگ کے عمل سے فارغ ہوگئے ہیں۔ان کے پروف پڑھے جارہے ہیں، کمپوزنگ کا کام بھی جاری ہے۔قارئین کرام دعائیں جاری رکھیں۔

اس مجموعہ کی کتنی جلدیں بنیں گی ابھی کچھ کہنا مشکل ہے ہاں بعض رفقاء نے بیس تیس جلدوں کا اندازہ لگایا ہے۔سائز بڑا رکھا ہے، ۲۰*۳۰/۸ صفحات کا سائز رکھا ہے۔ ہر صفحہ پر تیس سطریں ہوں گی۔آج کی مجلس میں جن ایک سو ستائیس (۱۲۷) کتب کے شائع کرنے کا فیصلہ ہوا ہے، ان کی ذیل میں فہرست دی جارہی ہے۔ملاحظہ فرمائیں اور اپنی رائے سے سرفراز بھی فرمائیں:

فہرست کتب حیات النبی ﷺ

۱	جزء حیاۃ الانبیاء فی قبورھم	امام بیہقیؒ: ترجمہ وتحقیق: مولانا نیاز احمد اکاڑوی
۲	الهدية السَنية فی انتخاب کلام ابن تیمیۃ	امام ابن تیمیہؒ: ترجمہ: مولانا محمد عمران
۳	الاساس لصيانة من شر الوسواس الخناس	امام ابن القیمؒ: ترجمہ وترتیب: مولانا منیر احمد منور
۴	حیات الانبیاء علیہم السلام (شفاء السقام سے)	امام سبکیؒ: ترجمہ: مولانا نیاز احمد اوکاڑوی

۵	منتخب حیاۃ الانبیاء (الصلاۃ والبشر فی الصلاۃ علیٰ خیر البشر)	الشیخ مجد الدین محمد بن یعقوبؒ: ترجمہ: مولانا منیر احمد منور
۶	رسالہ حیات الانبیاء ترجمہ انباہ الاذکیاء فی حیات الانبیاء	علامہ سیوطیؒ: ترجمہ: مولانا حفیظ اللہ خان
۷	عالم برزخ	علامہ سیوطیؒ: ترجمہ: مولانا ادریس کاندھلویؒ
۸	دافعة الشقاق والخلاف فی حیاۃ الانبیاء فی قبورھم	احمد ابن حجر الہیتمیؒ: ترجمہ: مولانا مزمل شہزاد
۹	انباء الانبیاء فی حیاۃ الانبیاء	ابوالحسن بن محمد صادق السندیؒ: ترجمہ: مفتی محمد خالد ہالا
۱۰	منتخب من عاش بعد الموت	الحافظ ابی بکر بن ابی الدنیا: ترجمہ: مولانا شفقت یوسفی
۱۱	آب حیات	مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
۱۲	جمال قاسمی (متعلقہ حصہ عقیدہ حیات النبی ﷺ)	مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
۱۳	مسئلہ حیات الانبیاء	مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ
۱۴	عالم برزخ	مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ
۱۵	مولانا غور غشتویؒ کا عقیدہ	مولانا نثار احمد الحسینیؒ
۱۶	القول النقی فی حیات النبی ﷺ	مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ
۱۷	عقیدہ حیات النبی ﷺ پر ارشاد گرامی	مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ
۱۸	معارف شیخ جلد اوّل (منتخب حصہ)	شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ
۱۹	انکار حیات النبی ﷺ ایک پاکستانی فتنہ	مجموعہ حضرات خمسہ (ناشر: المکتبہ المدینہ لاہور)
۲۰	تسکین الصدور	مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ
۲۱	سماع موتی	مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ
۲۲	الشہاب المبین	مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ
۲۳	المسلک المنصور فی رد کتاب المسطور	مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ
۲۴	ارشاد العلماء الی تحقیق مسئلہ سماع الموتی وحیات الانبیاء	مولانا عبدالقدیر اٹکؒ
۲۵	رحمت کائنات ﷺ	مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ
۲۶	عقیدہ حیات النبی ﷺ کا قرآن سے ثبوت	مولانا قاضی مظہر حسینؒ
۲۷	عقیدۃ المحدثین علیٰ حیاۃ النبیین	مولانا سید میرک شاہ اندرابیؒ
۲۸	مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ (منتخب حصہ)	مولانا عاشق الٰہی البرنی مہاجر مدنیؒ
۲۹	عقیدہ حیات النبی ﷺ	مولانا عاشق الٰہی البرنیؒ: مقدمہ: مولانا عبدالشکور ترمذیؒ

۳۰	حیات انبیاء علیہم السلام	مولانا عبدالشکور ترمذیؒ
۳۱	مقام حیات۔ ج۱،۲	علامہ ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹرؒ
۳۲	السبیل الاقوم فی حیات سید العرب والعجم	مولانا عبدالکریم کلاچیؒ
۳۳	ماہنامہ حنفیہ کا حیات النبی ﷺ نمبر	مولانا عبدالحلیم قاسمی لاہور
۳۴	حیات پاک برزخی رحمۃ للعالمین	حافظ نذیر احمد نقشبندی مجددی
۳۵	حیات برزخیہ	مولانا اللہ یار خان/حافظ عبدالرزاق ایم اے
۳۶	حیات النبی ﷺ مذاہب اربعہ اہل سنت والجماعت کی نظر میں	مولانا اللہ یار خان/حافظ عبدالرزاق ایم اے
۳۷	القول المشہور فی احوال القبور	مولانا اللہ یار خان/مولانا بشیر احمد نقشبندی
۳۸	آپ کے مسائل اوران کا حل: قدیم ایڈیشن (منتخب حصہ)	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
۳۹	حیات الاموات خصوصاً حیات النبی سید الکائنات	سید نور الحسن شاہ بخاریؒ
۴۰	نعمت کبریٰ درباره حیات مصطفیٰ ﷺ	مولانا سید شاہ عون احمد قادری
۴۱	تنبیہ الاغبیاء علیٰ حیاۃ الانبیاء	سید امین الحق شیخوپورہ
۴۲	فذلکۃ کتب الملت لابراز اجماع الامت	مولانا محمد منظور الحقؒ کبیروالا
۴۳	مولانا عبدالسلام کے خط کے جواب میں مکتوب سلیم	مولانا سلیم اللہ خانؒ کراچی
۴۴	تسکین الاتقیاء فی زیارۃ خاتم الانبیاء	مولانا محمد امین صفدرؒ: ترتیب وتسہیل: مولانا محمود عالم صفدر
۴۵	تسکین الاولیاء فی حیاۃ الانبیاء	مولانا محمد امین صفدرؒ: ترتیب وتسہیل: مولانا محمود عالم صفدر
۴۶	خطبات صفدر ج ۳ سے تقریر (جو خیر المدارس میں ہوئی)	مولانا محمد امین صفدرؒ: مرتب: مولانا نعیم احمد
۴۷	العروۃ الوثقیٰ فی اثبات سماع الموتی	محمد علی، ناشر: محمد عبدالرحمٰن کانپوری
۴۸	حیاۃ النبی ﷺ	مولانا اخلاق حسین قاسمیؒ
۴۹	دعوت الانصاف فی حیاۃ جامع الاوصاف	مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ
۵۰	الاقوال المرضیہ فی اثبات سماع سید البریہ	مولانا رشید احمد شجاع آبادیؒ جامعہ فاروقیہ
۵۱	کتاب القاضی الی القاضی	مولانا عبداللطیف شجاع آبادیؒ
۵۲	تبصرہ	مولانا غلام مصطفیٰ بہاول پوریؒ
۵۳	حیات النبی ﷺ اور مذاہب اربعہ	مفتی احمد سعید قاسمی سراج العلوم سرگودھا
۵۴	رسالۃ الروح	مفتی احمد سعید قاسمی سراج العلوم سرگودھا

۵۵	خطبہ ابوبکر صدیق، حضور ﷺ کی دو موتیں نہیں ہوں گی	محمد صادق پنڈ دادنخان جہلم
۵۶	الحیات بعد الوفات لسید الکائنات ﷺ	محمد شریف دیوبندی قادری
۵۷	فتنہ انکار حیات	چوہدری محمد سرفراز خان کالرہ گجرات
۵۸	تحقیق عقیدہ حیات الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ ج۱،۲	مولانا منیر احمد منور
۵۹	قہر حق بر صاحب ندائے حق (حصہ اول)	حافظ محمد حبیب اللہ ڈیروی
۶۰	ضرب المہند علی القول المسند	حافظ محمد حبیب اللہ ڈیروی
۶۱	قبر کی زندگی اور حیات وسماع کی وضاحت	مولانا ابواحمد، نور محمد تونسوی قادری
۶۲	عذاب قبر کی صحیح صورت کے منکر کا شرعی حکم	مولانا ابواحمد، نور محمد تونسوی قادری
۶۳	منکرین حیات قبر کی خوفناک چالیں	مولانا ابواحمد، نور محمد تونسوی قادری
۶۴	عقیدہ حیات قبر اور علم وفہم میت کی حدیث	مولانا شکیل احمد خانپور رمولانا نور محمد تونسوی قادری
۶۵	عقیدہ حیات قبر اور علمائے اسلام	مولانا ابواحمد، نور محمد تونسوی قادری
۶۶	معیار صداقت یعنی علماء اہل سنت دیوبند کی پہچان	مولانا ابواحمد، نور محمد تونسوی قادری
۶۷	اشاعت التوحید اور مجموعہ سوالات وجوابات ان کی امیر کے ساتھ	مولانا ابواحمد، نور محمد تونسوی قادری
۶۸	۳۵ سوالات کے جوابات معہ ۳۳۵ سوالات	مولانا ابواحمد، نور محمد تونسوی قادری
۶۹	امیر جماعت پنج پیری کی خدمت میں ۱۰۴ سوالات مع معتزلہ کے خط کا جواب	مولانا ابواحمد، نور محمد تونسوی قادری
۷۰	المسمی بہ ہوالکذاب	مولانا محمد احمد اللہ رمولانا نور محمد تونسوی قادری
۷۱	مفتی محمد عیسیٰ خان کے ساتھ میری خط وکتابت، چند سوالات وگزارشات	مولانا ابواحمد، نور محمد تونسوی قادری
۷۲	خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ	مولانا مفتی محمد حسن لاہور مدظلہ
۷۳	عقیدہ حیات النبی ﷺ اکابر علماء دیوبند کی تحریرات کے آئینہ میں	مولانا نعیم الدین مدظلہ
۷۴	عقیدہ حیات النبی اور سماع النبی عند القبر (علاقہ چھچھ کے اسی ۸۰ علماء)	مولانا عبدالحق خان بشیر مدظلہ
۷۵	علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور عطاء اللہ بندیالوی	مولانا عبدالحق خان بشیر مدظلہ
۷۶	اظہار الغرور فی کتاب آئینہ تسکین الصدور	حافظ عبدالقدوس خان قارن مدظلہ
۷۷	عقیدہ شیخ القرآن فی الحیات بعد الوفات لسید الانس والجان	مولانا محمد عبدالمعبودؒ
۷۸	احمد سعید ملتانی آغاز وانجام	مولانا نثار احمد الحسینیؒ
۷۹	مماتی فتنہ علماء دیوبند کی نظر میں	مولانا محب اللہ لورالائی مدظلہ

۸۰	مسئلہ حیات النبی ﷺ مع آپ پر درود وسلام	مولانا ابوالمظفر ظفر احمد قادریؒ
۸۱	تسکین الاتقیاء فی حیات الانبیاء علیہم السلام	مولانا پروفیسر محمد مکی یا کیوالی
۸۲	علمی وتحقیقی مباحث (حصہ اول)	ابوالحسن محمد بلال منڈی بہاؤالدین
۸۳	فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ	مولانا محمد الیاس گھمن
۸۴	عقیدہ حیات النبی کے دلائل	مولانا محمد الیاس گھمن
۸۵	احقاق الحق یعنی عقیدہ حیات الانبیاء اوراس کے دلائل	مولانا محمد عبدالحمید تونسوی
۸۶	حیاۃ الانبیاء بعدوفاۃ الانبیاء ﷺ یعنی اجماعی عقیدہ۔ج۱،۲	مولانا اعظم المردانی
۸۷	الدلائل القویہ فی اثبات حیاۃ النبویہ	مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی
۸۸	محبت کا پہلا جھٹکا	مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی
۸۹	اظہارالحق للمتمسکین بالحق	ابومحمد مفتی عبدالحمید حقانی
۹۰	سماع النبی ﷺ عندالقبر وعرض الاعمال	ابومحمد مفتی عبدالحمید حقانی
۹۱	رحمت دوعالم ﷺ کی برزخی حیات	مولانا مفتی محمد ثمین اشرف
۹۲	اہل سنت کا عادلانہ دفاع، علامہ خان بادشاہ کا مولانا سرفراز خان کے کتب پر اعتراضات اور شبہات کا ازالہ	مولانا رسال محمد
۹۳	مسئلہ حیات النبی وسماع موتی	مولانا غلام رسول دین پوری
۹۴	حیات النبی کورس	مفتی عبدالواحد قریشی
۹۵	القول المعتبر فی حیات خیر البشر	مولانا عبدالجبار سلفی
۹۶	تخیلات ونظریات اور ۷۵ سوالات	مفتی عبدالمعید سرگودھا
۹۷	تخیلات ونظریات اور ۱۰۵ سوالات	مولانا قاری محمد عاصم حنفی
۹۸	تخیلات ونظریات ۳۰۵ اور ۱۲۵	مولانا قاری محمد عاصم حنفی
۹۹	مسئلہ سماع موتی وحیات النبی ﷺ اور ہمارے اکابر	مولانا حبیب اللہ تونسوی
۱۰۰	التحقیق المتین فی حیات الامین	مولانا محمد امین مبارک پوری
۱۰۱	حیات شہداء کرامؓ	مولانا محمد امین مبارک پوری
۱۰۲	عقیدہ حیات النبی ﷺ	مولانا فصیح اللہ
۱۰۳	راہ حق	مولانا مجیب الرحمٰن ڈیرہ اسماعیل خان

۱۰۴	عقیدہ حیات النبی ﷺ اور صراط مستقیم	مولانا مجیب الرحمٰن ڈیرہ اسماعیل خان
۱۰۵	عقائد علمائے دیوبند اہل سنت والجماعت مع حیاۃ النبی ﷺ	مولانا عزیز الرحمٰن عزیزی
۱۰۶	تنبیہ الغافلین علیٰ اقوال الخادعین	مولانا عبدالہادی شہر سلطان
۱۰۷	محاسبہ	مولانا محمد اکرم عتیق
۱۰۸	علماء اہل سنت والجماعت سے انتشار وافتراق پیدا کرنے والے بچھڑے قافلے کی داستان	محمد یعقوب
۱۰۹	بنوری ٹاؤن کراچی اور مماتیت	ماہنامہ بینات کراچی
۱۱۰	آخر حق پر کون؟	مجلس خدام علماء دیوبند لاہور
۱۱۱	ارشادات رحمۃ للعالمین فی حیات خاتم النبیین	انجمن مدرسہ حیات النبی ﷺ گجرات
۱۱۲	شہادۃ الحق	انجمن مدرسہ حیات النبی ﷺ گجرات
۱۱۳	عقیدۃ حیات الانبیاء اور قائدین امت	مولانا نور اللہ رشیدی
۱۱۴	روح کی آڑ میں مسلمہ حقائق کا انکار	مولانا نور اللہ رشیدی
۱۱۵	اکابر کا عقیدہ حیات النبی ﷺ	حکیم رانا محمد سجاد قاسمی
۱۱۶	فرقہ مماتیہ کو آئینہ دیکھایا تو برامان گئے	بشارت حسین صفدر
۱۱۷	عقیدہ حیات النبی ﷺ پر اعتراضات کا علمی جائزہ	مولانا سعید محمد بشامی
۱۱۸	عقیدہ عذاب قبر اور اس کا انکار ایک سنگین غلطی	ابوسلمان زرمحمد
۱۱۹	یادگار مناظرہ (مابین مولانا امین صفدر اوکاڑویؒ واحمد سعید ملتانی)	مولانا جمیل الرحمٰن عباسی
۱۲۰	روئیداد مناظرہ حیات الانبیاء	مولانا جمیل الرحمٰن عباسی
۱۲۱	مناظرہ حیات النبی ﷺ	مولانا محمد الیاس گھمن
۱۲۲	قاری چمن محمد اور مولانا نثار الحسینی کے درمیان گفتگو مذاکرہ بہودی	مفتی عبدالقادر برطانیہ
۱۲۳	مولانا محمد علی جالندھری اور عنایت اللہ شاہ کے مابین تحریری مناظرہ	اشتہار
۱۲۴	مسئلہ حیات النبی ﷺ پر امیر بندیالوی کا فرار	حافظ محمد صادق سرگودھا
۱۲۵	مسئلہ حیات النبی ﷺ علماء دیوبند اور سید عنایت اللہ شاہ	محمد نواز بلوچ صدر مبلغین اہل سنت والجماعت گوجرانوالہ
۱۲۶	عقیدہ حیات النبی ﷺ پر تقریر دلپذیر (مولانا منیر احمد منور)	مولانا نور محمد آصف
۱۲۷	یادگار خطبات	حافظ عمر صدیقی

حضرت مولانا افتخار احمد بہاولپوری کا وصال

مولانا اللہ وسایا

مولانا افتخار احمد ۲۰/نومبر ۲۰۲۳ء بروز پیر شوگر لو ہونے کے باعث جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا میں صبح کے وقت وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے بہت لاڈلے شاگرد تھے۔ باب العلوم سے فراغت کے بعد وہاں اپنے مادر علمی میں ہی خدمات سرانجام دینے لگے۔ تدریس کے علاوہ جامعہ کے بیت المال کے نگران تھے۔ بھرپور محنتی، دیانت دار اور طالب علموں کے خیرخواہ تھے۔ انتہائی منکسر المزاج تھے۔ طلباء کی آنکھوں کا تارا تھے۔ بے باک طبیعت پائی، بات حق کہنے میں باک محسوس نہیں کرتے تھے۔

اپنے استاذ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کی اہلیہ کے وصال کے بعد آپ کا کھانا مولانا افتخار احمد کے گھر میں تیار ہوتا تھا اور مدت تک آپ نے یہ خدمت انجام دی۔ مولانا افتخار احمد امانت و دیانت میں اپنی مثال آپ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا منیر احمد صاحب منور نے فرمایا کہ وہ عظیم کارکن تھے، شعبہ حسابات سے ہمیں ان کے باعث مکمل اطمینان تھا کہ وہ صحیح ہاتھوں میں صحیح نہج پر چل رہا ہے۔

آپ شوگر، بلڈ پریشر اور دل سمیت کئی بیماریوں کو ساتھ لئے پھرتے تھے۔ وفات کا بہانہ شوگر کا اچانک لو ہونا بتایا جاتا ہے۔ آپ کی اچانک وفات کا جس نے سنا سناٹے میں آگیا۔ تین بجے جامعہ باب العلوم میں جنازہ ہوا۔ حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہم نے جنازہ کی امامت فرمائی۔ رات کو بہاولپور یزمان روڈ کے چک ۱۳ بی سی میں جنازہ ہوا۔ حق تعالیٰ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔

حضرت مولانا عبدالمعبود راولپنڈی کا وصال

ولادت ۵/جولائی ۱۹۳۶ء، وفات ۲۱/نومبر ۲۰۲۳ء

مولانا عبدالمعبود صاحب جنجوعہ راجپوت برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ سکول میں انٹر ومڈل تک اپنے علاقہ نزد گوجرخان میں تعلیم حاصل کی۔ پھر مولانا احمد دین صاحب کے پاس ٹھٹھہ میں دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں گرفتار بھی ہوئے۔ رہائی کے بعد دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار میں صرف ونحو میں داخلہ لیا۔ سندھ میں محنت مزدوری کے بھی مراحل طے کئے۔ چکوال میں حضرت قاضی مظہر حسین کے مدرسہ اظہار الاسلام میں بھی پڑھا۔ جامعہ عثمانیہ محلہ ورکشاپی راولپنڈی میں بھی پڑھتے رہے۔

سموگرھی چھچھ میں بھی پڑھا۔ حالات کچھ ایسے تھے ملازمت بھی کرنا پڑی تعلیم چھوڑنی پڑی۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے بیعت ہوئے۔ آپ کے وصال کے بعد مولانا عبیداللہ انورؒ سے کسب فیض کیا۔ ۱۹۵۸ء میں خیرالمدارس میں مولانا عنایت اللہ شاہ گجراتی کی تقریر سے حیات النبی کے انکار کے فتنہ نے جنم لیا۔ مولانا عبدالمعبود حضرت شیخ القرآن کے شاگرد ہونے کے باوجود حضرت لاہوری سے وابستگی کے باعث حیات النبی کے مولانا عبدالمعبود داعی اور مبلغ رہے۔ ایک مرتبہ حضرت شیخ القرآن نے فرمایا عبدالمعبود کے ٹکڑے ٹکڑے کردو یہ حیات النبیؐ کے عقیدہ پر رہے گا کہ یہ حضرت لاہوری کا مرید ہے۔ مولانا عبدالمعبود نے اپنی خودنوشت سوانح میں لکھا کہ ’’حضرت شیخ القرآن عندالقبر الشریف سماع صلوٰۃ وسلام کے قائل تھے۔‘‘

مولانا عرصہ تک پھولوں والی مسجد میں رہے اس کی آبادی میں آپ کا بڑا حصہ ہے۔ ۱۹۶۲ء میں جامعہ عائشہ صدیقہ شروع کیا۔

آپ نے تاریخ المدینہ، تاریخ المکہ المکرّمہ سمیت تیس کے لگ بھگ کتابیں لکھیں۔ ان میں سوانح شیخ القرآن، عقیدہ شیخ القرآن، شاہ کونین کی صاحبزادیاں، شمائل نبوی ﷺ ایسی کتابیں بھی شامل ہیں۔

مولانا عبدالمعبود بہت درویش منش، صالح فطرت، بہت بھرپور متحرک وفعال عالم دین تھے۔ حق تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائیں۔ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب ہو۔ آمین!

انسانوں کا عذاب کو دیکھنے کا ایک واقعہ

کبھی کبھی قبر میں ہونے والے عذاب کو زندہ لوگ بھی مشاہدہ کرلیتے ہیں، ایسے کئی واقعات تاریخ میں موجود ہیں۔ ذیل میں ایک واقعہ مدینہ منورہ کی مستند تاریخ وفاء الوفاء مرتبہ علامہ نورالدین سمہودی قدس سرہ العزیز (م ۹۱۱ھ) سے نقل کیا جاتا ہے:

’’سن ۶۰ھ میں جب یزید کے عامل مسلم بن عقبہ مری نے مدینہ منورہ کو آخری تین دن تاراج کیا، لوگوں سے یزید کے لئے بیعت لی، ایک آدمی کے انکار پر اس کو بھی قتل کردیا، اس کی ماں نے قسم کھائی کہ اگر مسلم میرے ہاتھ لگا خواہ زندہ یا مردہ تو میں اس کو جلاؤں گی، چنانچہ مسلم جب مدینہ منورہ سے واپس لوٹا تو راستہ ہی میں مرگیا۔ جب مقتول کی والدہ کو اس کا علم ہوا تو وہ چند غلام ساتھ لے کر اس کی قبر پر پہنچی اور اس کی قبر کو سر کی جانب سے کھدوایا تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا سانپ اس کی گردن میں لپٹا ہوا اس کے ناک کو چوس رہا ہے، چنانچہ اس جگہ کو چھوڑ کر پاؤں کی جانب سے کھودا تو اس طرف بھی ایک سانپ اس کے پاؤں میں لپٹا ہوا اسے ڈس رہا ہے‘‘ (وفاء الوفاء جلد اول ص ۱۳۱ ۵)

مرزائیوں کے مسیح موعود کی عشرت پرستیاں

مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوریؒ

پانزدہ (۱۵) سالہ لڑکی سے پیر دبانے کی خدمت

مکرمی ایڈیٹر صاحب ’’الصدیق ملتان‘‘ السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ نے ماہ صفر کی اشاعت میں (ص۸) پر مولانا حماد رشید صاحب کا ایک مضمون زیر عنوان ’’غیر عورت سے پاؤں دبوانا‘‘ شائع کیا ہے۔ جس میں ’’سیرت المھدی‘‘ مؤلفہ مرزا بشیر احمد حصہ سوم (ص۲۱۰) کے حوالہ سے ام المرزائین کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ان کے شوہر نامدار (مرزا قادیانی) نے اپنی کسی بوڑھی ملازمہ سے پیر دبوائے۔ لیکن میرے زعم میں ام المرزائین کا یہ بیان صداقت پر مبنی نہیں کہ پیر دبانے کے لئے اپنے مریدوں، بیٹوں اور بیوی سب کو نظر انداز کر کے پانزدہ سالہ اور دوسری نوخیز لڑکیوں کو اس خدمت پر مامور فرمایا کرتے تھے۔

عود شباب: یہ وہ وقت تھا جب کہ موعود صاحب پیرانہ سالی میں اعادہ شباب کی کوشش میں منہمک تھے اور نفسانی خواہشات کو بروئے کار لانے کے لئے بیش بہا یاقوتیاں اور جوارشیں استعمال فرما رہے تھے۔ بہترین قسم کی کستوری کے پارسل لاہور سے جا رہے تھے۔ مہاراجہ جموں وکشمیر کے طبیب خاص حکیم نورالدین ایک سازش کی پاداش میں جس کی تشریح راقم الحروف اپنی کتاب ’’رئیس قادیان‘‘ کی جلد ثانی باب ۴۴ میں کر چکا ہے۔ جموں سے خارج ہو کر مسیح صاحب کے طبیب خاص کی حیثیت سے قادیان میں فروکش تھے اور موعود صاحب ان کے مجربات خاص کی برکت سے بڑھاپے میں جوانی کی بہاریں دیکھ رہے تھے۔

ان تمام طبی چارہ سازیوں کے علاوہ ٹیچی ٹیچی کی توجہ سے موعود صاحب کا شباب عود کر آیا تھا۔ چنانچہ ٹیچی ٹیچی کی سرکار سے انہیں الہام ہوا تھا: ’’ترد علیک انوار الشباب‘‘ (سیرت المھدی ج اوّل ص۲۶۳) اے مرزا تجھے جوانی کی قوتیں ازسرنو عطا کی گئی ہیں۔ مزید براں ٹیچی ٹیچی نے مسیح صاحب کے منہ میں ایک ایسی اکسیری پڑی بھی جھاڑ دی تھی جس نے موعود صاحب کے بدن میں یک بیک پچاس مردوں کی طاقت پیدا کر دی تھی۔ (تریاق القلوب)

دولڑکیاں: ان ایام میں موعود صاحب کے مشکوئے معلیٰ میں ناکتخدا مہ جبینوں کا جم گھٹا رہتا تھا۔

جن میں سے دو حسین لڑکیوں کا تذکرہ موعود صاحب کے منجھلے صاحبزادہ مرزا بشیر الدین احمد ایم.اے نے کتاب (سیرت المہدی ج اوّل ص۲۴۰، ۲۴۱) میں سپرد قلم کیا ہے۔انہوں نے لکھا ہے کہ ''ایک لڑکی کا چہرہ گول اور دوسری کا لمبوترہ تھا۔چوں کہ مؤخر الذکر لڑکی زیادہ مقبول صورت تھی،موعود صاحب نے وعدہ کرنے کے باوجود اسے اپنے مرید ظفر احمد کپورتھلوی کی زوجیت میں دینا گوارا نہ کیا اور ان العهد کان عنه مسئولاً کی وعید کو خاطر میں نہ لا کر مرید کو باتوں ہی باتوں میں ٹرخا دیا۔'' جس طرح مرزا بشیر احمد نے پبلک کو آستان متنبیت کی دو لڑکیوں سے متعارف کیا تھا، اسی طرح راقم الحروف بھی وہاں کی ایک لڑکی سے جو موعود صاحب کے پاؤں دبایا کرتی تھی۔قارئین کو تعارف کراتا ہے۔

پانزدہ سالہ لڑکی: اس لڑکی کا نام عائشہ تھا جو پندرہ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعود کے ہتھے چڑھی تھی۔موعود صاحب کو اس کی پیر دبانے کی خدمت بہت پسند تھی۔لیکن ۱۹۰۶ء میں یعنی اپنے مرنے کے چند ماہ پیشتر اس کو غلام محمد نام ایک نوجوان کی زوجیت میں دے دیا۔جب عائشہ ۱۹۲۸ء میں مری ہے تو اس کے شوہر غلام محمد کا ایک مراسلہ الفضل مؤرخہ ۲۰؍مارچ ۱۹۲۸ء میں زیر عنوان ''محترمہ عائشہ مرحومہ کے حالات زندگی'' شائع ہوا تھا۔اس مراسلت کا ملخص غلام محمد کے الفاظ میں یہ تھا۔

مرزا کی قدر شناسی: غلام محمد نے لکھا تھا کہ ''میری بیوی عائشہ جو مجھے بہت پیاری تھی۔خداتعالیٰ کی مصلحت کے ماتحت جسمانی طور پر مجھ سے علیحدہ ہوگئی ہے۔پندرہ برس کی عمر میں وہ دارالامان قادیان میں مسیح موعود کے پاس آئی۔۶؍اگست ۱۹۰۶ء کو مولوی نورالدین نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت صاحب کا ارادہ ہے کہ عائشہ کے ساتھ تمہارا نکاح کیا جائے تمہاری کیا مرضی ہے؟ میں علی گڑھ میں بی.اے میں تعلیم پارہا تھا اور تعطیلات میں قادیان آیا ہوا تھا۔میں نے عرض کی مجھے حضرت صاحب کا حکم بسروچشم منظور ہے۔اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے مولوی نورالدین اعظم کو لکھ بھیجا کہ دختر شادی خان کی نسبت جو میں نے کہا تھا ابھی اس کو کوئی وعدہ نہیں دینا چاہئے لیکن اگر قادیان میں اس کا نکاح ہو تو یہ شرط کی جائے گی کہ غلام محمد اسی جگہ رہے۔غرض دوسرے تیسرے روز نکاح ہوگیا۔حضور مسیح موعود کو مرحومہ کی خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی۔''　(الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء ص۶، ۷)

معلوم ہوتا ہے کہ موعود صاحب نے عائشہ کی شادی ہو جانے کے بعد بھی اس غریب کا پیچھا نہ چھوڑا اور اسے برابر اپنے بستر پر بٹھا کر برابر پاؤں دبواتے رہے۔عائشہ کی خدمات سے متمتع رہنے کے لئے غلام محمد سے جو یہ شرط کی گئی کہ وہ قادیان سے باہر نہ جائے گا تو وہ شرط قطعاً باطل تھی اور ظاہر ہے کہ شرعی

قیود وحدود کی پابندی ہمیشہ وہ کرتا ہے جوتقویٰ شعار ہو۔لیکن قادیانی کوتقویٰ وطہارت کی ہوا بھی نہیں لگی تھی۔ اگر قادیانی صاحب بفرض محال پاؤں دبانے والیوں کی عصمت سے نہیں کھیلتے تھے تو پرائی عورتوں سے محض پاؤں دبوانا بھی فسق اور کبیرہ گناہ تھا اور جو شخص فسق وفجور کا مرتکب ہو۔اس کو ایک شریف اور نیک آدمی بھی نہیں کہہ سکتے۔ چہ جائے کہ اسے مومن کامل سمجھا جائے۔لیکن اگر حیاداری کا منہ چڑاتے ہوئے ایسے خانہ برانداز چمن کو مجدد یا(معاذ اللہ) نبی کہنے لگیں تو یہ انتہا درجہ کی جہالت وبے دینی ہے۔

حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسوہ حسنہ

معلوم ہو کہ بغیر کسی انتہائی مجبوری کے مرد کا کسی غیر محرمہ کو یا کسی عورت کا کسی غیر محرم مرد کو چھونا قطعاً حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔امیمہ بنت رفیقہؓ کا بیان ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے مدت العمر کسی عورت کو مس نہیں کیا۔جب مومنات آپ ﷺ سے بیعت کرتیں تو آپ ﷺ فرمادیتے:قد بایعتک (میں نے تم سے بیعت لے لی) یہ بیعت محض کلام تک محدود ہوتی تھی۔واللہ آپ ﷺ کے ہاتھ نے کسی بیعت کرنے والی کا ہاتھ کبھی نہ چھوا اور آپ ﷺ نے ان سے بیعت نہیں لی۔مگر اس قول سے کہ:

قد بایعتک علی ذالک. اخرجہ البخاری والترمذی.

دوسری روایت میں حضرت امیمہؓ کے یہ الفاظ مذکور ہیں ہم نے کہا یا رسول اللہ! آپ ہم عورتوں سے مصافحہ کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا واقعی عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔میرا زبان سے کہہ دینا ہی کافی ہے(ایک مرتبہ کا کہہ دینا) سوعورتوں سے کہہ دینے کی برابر ہے۔　(رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ)

مرزا محمود احمد کا بیان

مرزائیوں کو پاکبازوں کے سرداراور نبیوں کے سرتاج افضل البشر سیدنا احمد مجتبیٰ ﷺ کے اسوہ حسنہ کا تو کوئی پاس ولحاظ نہیں۔اس لئے ان کے سامنے انہی کے مسلم مقتداء مرزا محمود خلیفہ ثانی کا فیصلہ پیش کیا جاتا ہے۔ مرزا محمود احمد نے ۲۰؍جولائی ۱۹۲۸ء کے خطبہ جمعہ میں بیان کیا کہ چند دن ہوئے میں ایک دعوت میں گیا۔جرنیل صاحب جن کے اعزاز میں دعوت دی گئی تھی۔وہ چوں کہ پہلے مجھ سے مل چکے تھے۔اس لئے خیال نہ تھا کہ وہ اپنی لیڈی کو تعارف کرانے کے لئے ساتھ لائیں گے۔مگر وہ لے آئے۔جب انہوں نے انٹرڈیوس(تعارف) کرایا تو لیڈی صاحبہ نے مصافحہ کے لئے میری طرف ہاتھ بڑھایا۔چوں کہ میں شرعی طور پر اس بات کا قائل ہوں کہ مردوں کا غیر محرم عورتوں سے مصافحہ نہ کرنا چاہئے۔اس لئے میں نے مصافحہ نہ کیا۔مگر یہ سن کر مجھے

تعجب ہوا کہ بعض لوگوں نے یہ کہا کہ اس لیڈی کی ہتک کی گئی ہے اور بعض نے کہا یہ محض لوگوں کو دکھانے کے لئے کیا گیا ہے ورنہ (غیرمحرم عورتوں سے) مصافحہ کرلیا کرتے ہیں۔ (الفضل ۲۱؍جولائی ۱۹۲۸ء ص ۸)

مسیح موعود کا فسق

یاد رہے کہ غیرمحرمہ سے مصافحہ کرنا اتنا شرانگیز نہیں جتنا کہ اس سے پیر دبوانا قبیح ہے۔عورت سے پیر دبوانا مہیج شہوت اور قوائے نفسانی کو سخت برانگیختہ کرنے والا ہے۔اس لئے یہ کبھی ممکن نہیں کہ غیرمحرمہ سے مٹھی چپّی کرانے والا حرام کاری سے بچ سکے۔جس طرح یہ ممکن نہیں کہ دریا میں قدم رکھنے سے پاؤں تر نہ ہوں، اسی طرح یہ بھی امکان سے خارج ہے کہ غیرمحرمہ سے چپّی کرانے والا بوالہوس زنا کا مرتکب نہ ہو۔اس سے ظاہر ہے کہ قادیانی مدعی جس نے نجات اخروی کو اپنی پیروی سے مشروط کررکھا تھا اور جس کا دعویٰ تھا کہ کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک مجھے مسیح نہ مانے وہ انتہا درجہ کا فاسق اور زانی تھا۔

اس خیال کی مزید تائید مرزامحمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبہ جمعہ سے ہوتی ہے جو الفضل قادیان نے ۳۱؍اگست ۱۹۳۸ء کی اشاعت میں درج کیا تھا۔مرزامحمود احمد نے بیان کیا کہ ایک خط میں جس کے متعلق اس (لاہوری مرزائی) نے تسلیم کیا کہ وہ میرا ہی لکھا ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ:''ہمیں حضرت مسیح موعود پر اعتراض نہیں کیوں کہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے۔ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ (مرزامحمود احمد) پر ہے کیوں کہ وہ ہروقت زنا کرتا رہتا ہے۔'' (الفضل قادیان ج، مورخہ اگست ۱۹۳۱ء)

مشی فی النوم کا عامل

اور اگر مسیح موعود سے بھی کہیں بڑھ کر خلیفۃ المسیح مرزامحمود احمد کے فسق کا حال دریافت کرنا ہو تو آ کر روزنامہ زمیندار لاہور کے عملہ ادارت سے دریافت کیجئے۔''زمیندار'' مرزامحمود کو''فلسفۂ مشی فی النوم کے عامل'' کے الفاظ سے روشناس کردیا کرتا ہے۔مشی فی النوم ایک مرض ہے جس میں مریض حالت نوم میں اٹھ کر چلنے لگتا ہے۔ایک مرتبہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر بہت سی مہمان مریدنیاں پاس کے کمرے میں سورہی تھیں۔خلیفہ صاحب رات کو بستر سے اٹھ کر چلے اور شور مچا تو خلیفہ کی ماں نصرت بیگم صاحبہ نے موقع کی نزاکت دیکھ کر بڑی ہوشیاری سے یہ کہنا شروع کردیا کہ''ہائے میں تو سمجھی تھی کہ تجھے نیند میں چلنے کے مرض سے افاقہ ہوچکا ہے لیکن آج معلوم ہوا کہ تو ابھی تک اس میں مبتلا ہے۔'' حالاں کہ خلیفہ صاحب کا چلنا کسی اور علت پر مبنی تھا۔شور مچنے پر ام المرزائین نے ہنگامہ آرائی کو سخن تراشی کی ڈھال پر لے کر معاملہ رفع دفع کردیا۔ (ماہنامہ الصدیق ملتان ج۳ ش۹ ص۳۴ تا ۳۷، ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ جنوری ۱۹۵۲ء)

محاسبہ قادیانیت جلد ۳۱ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

اجمالی فہرست رسائل مشمولہ......محاسبہ قادیانیت جلد ۳۱

۱	التماس ضروری بابت انجمن تائید اسلام	جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	۱۳
۲	مرزائے قادیان کو فخر المرسلین کا خطاب	// // //	۱۷
۳	مرزا قادیانی کی مسیحیت کا تار پود	// // //	۲۹
۴	کفر واسلام کا اتحاد کا سوال (لاہور کے جلسہ ۱۹۲۷ء میں قادیانیوں کی شرکت پر احتجاج)	// // //	۴۱
۵	اب لاہوری جماعت مرزائیہ کا مغالطہ اور فریب	// // //	۴۷
۶	ترانہ متحدانہ (یعنی مرزائی اشتہارات کا جواب)	// // //	۵۱
۷	علم اور عمل (یعنی کہنے اور کرنے میں فرق)	// // //	۶۱
۸	خطرہ مستقبل، ختم نبوت بالشان مسئلہ اور اس کے متعلق عامہ مسلمین کا مبتلائے فریب ہوجانے کا احتمال	// // //	۶۹
۹	قادیانی (مرزائی) جماعت کی طرف سے مسلمانوں کو دعوت اشتراک عمل	// // //	۸۳
۱۰	مسئلہ حرمت تصویر اور اس کے متعلق فرقہ مرزائیہ کا ابتلاء فی الاہواء	// // //	۹۷
۱۱	کھلی چٹھی بنام مولوی محمد علی مرزائی	// // //	۱۱۳
۱۲	رسالہ نمبر۳: مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل ۸ کا جواب	// // //	۱۲۷
۱۳	مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل نمبر ۲۴ کا جواب	// // //	۱۴۳
۱۴	ایک مرزائی کے تبلیغی خط کا جواب	// // //	۱۵۹
۱۵	قادیانی قاضی یوسف پشاوری کے دس سوالات کے جوابات	// // //	۱۶۹
۱۶	ایک مرزائی کے تیرہ سوالوں کے جوابات	// // //	۱۷۳
۱۷	نبوت مرزا (از اخبار اہل حدیث امرتسر)	// // //	۱۸۳
۱۸	بحث مجدد اور کذب مرزا قادیانی	// // //	۱۸۹
۱۹	اخبار پیغام صلح کے نامہ نگار کا جواب	// // //	۲۰۱
۲۰	بوستان مرزا	// // //	۲۱۷
۲۱	تردید وفات مسیح	// // //	۲۲۱
۲۲	ہزرائل ہائینس پرنس آف ویلز کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا ایڈریس اور اس کا جواب	// // //	۲۳۹
۲۳	راست بازی مرزا قادیانی	// // //	۲۵۳

۲۴	حیات مسیح (تقریر بابو پیر بخش فیروز پور)	جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	۲۷۱
۲۵	ردتلبیس قادیانی (قادیانی فونوگراف کا ترانہ کالجوں میں)	؍؍ ؍؍ ؍؍	۲۸۵
۲۶	حربہ محمدیہ در اثبات کذب مرزا	مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۱
۲۷	ساری مرزائی دنیا کو کھلا چیلنج	حکیم عبدالعزیز چشتی پاکپتن	۲۹۹
۲۸	میرے چیلنج کا جواب (خبطی وکیل کی بیکسانہ بدحواسی اور عاجزانہ اعتراف، پھر وہی مالیخولیا)	؍؍ ؍؍ ؍؍	۳۰۷
۲۹	ہوشیار نبی	مولانا بشیر احمد پسروری	۳۱۳
۳۰	ایک مرزائی کے خط کا جواب	قاضی سراج احمد لاہوری	۳۲۳
۳۱	عقائد مرزا قادیانی	؍؍ ؍؍ ؍؍	۳۴۱
۳۲	رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان مرزائیوں کی نظر میں	؍؍ ؍؍ ؍؍	۳۶۳
۳۳	خصوصیات عیسیٰ علیہ السلام واثبات حیات مسیح علیہ السلام	؍؍ ؍؍ ؍؍	۳۷۵
۳۴	جدید نبوت کے فوائد	؍؍ ؍؍ ؍؍	۳۹۵
۳۵	چند کذابوں کے حالات جو مرزا قادیانی سے پہلے تھے	؍؍ ؍؍ ؍؍	۴۰۱
۳۶	شیخ چلّی کی نبوت مرزائیوں کے خوابوں میں	؍؍ ؍؍ ؍؍	۴۰۹
۳۷	مرزائیوں سے اٹھارہ اہم سوالات	؍؍ ؍؍ ؍؍	۴۱۵
۳۸	خدا کی توحید ومعرفت میں قادیانی کی باطل تعلیم	سید اکبر علی گیلانی	۴۲۳
۳۹	شہادت حکماء تکذیب مرزا پر	؍؍ ؍؍ ؍؍	۴۲۷
۴۰	عقائد مرزا محمود قادیانی خلیفہ قادیان	؍؍ ؍؍ ؍؍	۴۳۷
۴۱	مرزا نہیں بلکہ ہر مرزائی نبی ہے	؍؍ ؍؍ ؍؍	۴۴۱
۴۲	روئیداد مناظرہ قصور (نصرت وفتح اسلام اور خذلان وہزیمت کا عجیب وغریب منظر)	محیی الدین (بی اے) قصور	۴۴۷
۴۳	شکست قادیانی المعروف بہ حنفی کامرانی	خدابخش انجمن حنفیہ بغداد	۴۵۹
۴۴	مسلمان لاہوری مرزائی جماعت کے مغالطہ سے بچیں	جناب اللہ دتہ جھنگ	۴۷۱
۴۵	موجودہ خلیفہ قادیانی کے توہمات پر تبصرہ	حافظ محمد حسین	۴۹۷
۴۶	لیجئے ایک اور نبی آگیا	صوفی حاجی محمد قادری	۵۰۵
۴۷	مسلمانوں سے چندہ بٹورنے کے لئے مرزائیوں کی چالیں	ابوزیرک حقیقت شاہ پشاوری	۵۱۳
۴۸	قطع الوتین باظہار کید المفترین اور مفتریوں کے سربستہ رازوں کا افشاء	حافظ محمد یوسف	۵۱۹
۴۹	خواجہ کمال الدین کی بوقلمونی، ایک افریقی مسلمان کے قلم سے	ولی اللہ جوہانسبرگ	۵۳۷
۵۰	افریقہ میں مرزائیوں کے بعض واقعات اور چالیں	اسماعیل احمد لیڈی اسمتھ ناٹال	۵۴۳
۵۱	ایک قادیانی کا ہولناک انجام	محمد زمان (پوسٹ مین) راولپنڈی	۵۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتب

الحمدللہ و کفیٰ وسلام علیٰ سیدالرسل وخاتم الانبیاء. امابعد!

لیجئے قارئین کرام! اللہ رب العزت کی عنایت کردہ توفیق، فضل واحسان کے ساتھ محاسبہ قادیانیت کی جلد اکتیس (۳۱) پیش خدمت ہے۔ اس میں:

۱۲۷۲ تا ۱۲۹۶/۱ تا ۲۵...... ''پچیس مضامین ردقادیانیت'' از: جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

۱	التماس ضروری بابت انجمن تائید اسلام	۲	مرزائے قادیان کو فخر المرسلین کا خطاب
۳	مرزا قادیانی کی مسیحیت کا تار پود	۴	کفر واسلام کا اتحاد کا سوال (لاہور کے جلسہ ۱۹۲۷ء میں قادیانیوں کی شرکت پر احتجاج)
۵	اب لاہوری جماعت مرزائیہ کا مغالطہ اور فریب	۶	ترانہ متحدانہ (یعنی مرزائی اشتہارات کا جواب)
۷	علم اور عمل (یعنی کہنے اور کرنے میں فرق)	۸	خطرہ مستقبل...... ختم نبوت بالشان مسئلہ اور اس کے متعلق عامہ مسلمین کا مبتلائے فریب ہوجانے کا احتمال
۹	قادیانی (مرزائی) جماعت کی طرف سے مسلمانوں کو دعوت اشتراک عمل	۱۰	مسئلہ حرمت تصویر اور اس کے متعلق فرقہ مرزائیہ کا ابتلاء فی الاہواء
۱۱	کھلی چٹھی بنام مولوی محمد علی مرزائی	۱۲	رسالہ نمبر۳: مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل ۸ کا جواب
۱۳	مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل نمبر۲۴ کا جواب	۱۴	ایک مرزائی کے تبلیغی خط کا جواب
۱۵	قادیانی قاضی یوسف پشاوری کے دس سوالات کے جوابات	۱۶	ایک مرزائی کے تیرہ سوالوں کے جوابات
۱۷	نبوت مرزا (از اخبار اہلحدیث امرتسر)	۱۸	بحث مجدد اور کذب مرزا قادیانی
۱۹	اخبار پیغام صلح کے نامہ نگار کا جواب	۲۰	بوستان مرزا
۲۱	تردید وفات مسیح (یعنی ان تیس آیات کا جواب جن سے مرزائی صاحبان وفات مسیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں)	۲۲	ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا ایڈریس اور اس کا جواب
۲۳	راست بازی مرزا قادیانی	۲۴	حیات مسیح (تقریر بابو پیر بخش فیروز پور)
۲۵	ردتلبیس قادیانی (قادیانی فونوگراف کا ترانہ کالجوں میں)		

۱۲۹۷/۲۶...... ''حربہ محمدیہ دراثبات کذب مرزا'' از: مولانا حبیب اللہ امرتسری: آپ کے ردقادیانیت پر ہم نے محاسبہ قادیانیت کی جلد۳ میں بیس رسائل شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اکیسواں ردقادیانیت پر آپ کا رسالہ محاسبہ قادیانیت جلد پچیس ص۲۴۳ سے ۲۵۲ پر شائع ہوا۔ محاسبہ قادیانیت جلد تیس میں ایک بائیسواں رسالہ ص۵۱ تا ۵۹ شائع ہوا۔ اب محاسبہ قادیانیت کی جلد اکتیس (ہذا) میں تیئسواں رسالہ ''حربہ محمدیہ دراثبات کذب مرزا'' شائع کررہے ہیں۔

۱۲۹۸/ ۲۷...... ’’ساری مرزائی دنیا کو کھلا چیلنج‘‘ از: حکیم عبدالعزیز چشتی پاکپتن

۱۲۹۹/ ۲۸...... ’’میرے چیلنج کا جواب...... خبطی وکیل کی بیکسانہ بدحواسی اور عاجزانہ اعتراف، پھر وہی مالیخولیا‘‘ از: حکیم عبدالعزیز چشتی پاکپتن: حکیم صاحب کا ردقادیانیت پر ایک رسالہ محاسبہ قادیانیت کی جلد۳ میں ص۱۷۵ سے ص۲۲۰ پر ہم شائع کر چکے ہیں۔ اب محاسبہ قادیانیت جلد ہذا اکتیس میں دو رسائل ہم مزید شائع کر رہے ہیں۔ حکیم صاحب کے کل تین رسائل ردقادیانیت کی اشاعت سے حق تعالیٰ نے ہمیں سرفراز فرمایا ہے۔ الحمدللہ! یہ رسائل دسمبر ۱۹۲۸ء اور جنوری ۱۹۲۹ء میں بترتیب شائع ہوئے۔

۱۳۰۰/ ۲۹...... ’’ہوشیار نبی‘‘ از: مولانا بشیراحمد پسروری: مولانا بشیراحمد پسروری کا ردقادیانیت پر ایک رسالہ ’’مرزا دے جھوٹ‘‘ محاسبہ قادیانیت کی جلد۱۳ ص۵۳ تا ۶۰ پر ہم شائع کر چکے ہیں۔ اب محاسبہ کی اس جلد میں آپ کا دوسرا رسالہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۱۳۰۱ تا ۱۳۰۸/ ۳۰ تا ۳۷...... ’’آٹھ مضامین ردقادیانیت‘‘ از: جناب قاضی سراج احمد لاہوری

☆...... ایک مرزائی کے خط کا جواب ☆...... عقائد مرزا قادیانی

☆...... رسول اکرم اور صحابہؓ کی شان مرزائیوں کی نظر میں ☆...... خصوصیات عیسیٰ و اثبات حیات مسیح

☆...... چند کذابوں کے حالات جو مرزا قادیانی سے پہلے تھے ☆...... جدید نبوت کے فوائد

☆...... شیخ چلّی کی نبوت مرزائیوں کے خوابوں میں ☆...... مرزائیوں سے اٹھارہ اہم سوالات

جناب قاضی سراج احمد صاحب انجمن تائید اسلام لاہور کے رکن رکین تھے۔ آپ جناب بابو پیر بخش لاہوری کے ساتھ کام کرتے تھے۔ بابو صاحب نے اپنی وفات ۱۹۲۷ء سے چند ماہ قبل اعلان کیا کہ اب رسالہ کے ایڈیٹر قاضی سراج صاحب ہوں گے۔ ۱۹۲۷ء، ۱۹۲۸ء، ۱۹۲۹ء قاضی سراج احمد رسالہ کے ایڈیٹر رہے۔ ان کے درج بالا آٹھ مضامین ملے جو پیش خدمت ہیں۔

۱۳۰۹ تا ۱۳۱۲/ ۳۸ تا ۴۱...... ’’چار مضامین ردقادیانیت‘‘ از: سید اکبر علی گیلانی

☆...... خدا کی توحید و معرفت میں قادیانی کی باطل تعلیم ☆...... شہادت حکماء تکذیب مرزا پر

☆...... عقائد مرزا محمود قادیانی خلیفہ قادیان ☆...... مرزا نہیں بلکہ ہر مرزائی نبی ہے

سید اکبر علی گیلانی انجمن تائید اسلام لاہور کے رکن رکین تھے۔ بابو پیر بخش کے ساتھ کام کرتے رہے۔ ان کے وصال کے بعد تائید اسلام کے ایڈیٹر بھی رہے۔ ان کے یہ چار مضامین پیش خدمت ہیں۔

۱۳۱۳/ ۴۲...... ’’روئیداد مناظرہ قصور...... نصرت و فتح اسلام اور خذلان و ہزیمت کا عجیب و غریب منظر‘‘ از: محی الدین بی۔اے سیکرٹری انجمن اسلامیہ قصور: ۴؍مئی ۱۹۲۰ء کو قصور میں قادیانیوں اور اہل اسلام کا

مناظرہ ہوا۔ محی الدین بی.اے ایڈووکیٹ قصور کے نامور سماجی راہ نما اور انجمن اسلامیہ قصور کے سیکرٹری تھے۔آپ نے مناظرہ کی روئیداد لکھی جو تائید اسلام لاہور مئی ۱۹۲۰ء میں شائع ہوئی۔پیش خدمت ہے۔

۱۳۱۴/۴۳...... ''شکست قادیانی المعروف بہ حنفی کامرانی'' از: خدابخش انجمن حنفیہ: بغداد شریف میں انڈیا کے قادیانیوں نے شرارت کی۔ انڈیا کے مسلمان جو وہاں بغداد شریف میں تھے قادیانیوں کے مدمقابل ہوئے۔۲۳/اپریل ۱۹۲۲ء کو قادیانیوں اور مسلمانوں کا ایک قادیانی جلسہ میں تقابل ہوا۔ قادیانی ذلیل ہوئے۔ اس کی روئیداد جناب خدابخش انجمن حنفیہ بغداد شریف نے قلمبند کی ہے، جس کی رپورٹ تائید اسلام لاہور جولائی ۱۹۲۲ء میں سے پیش خدمت ہے۔

۱۳۱۵/۴۴...... ''مسلمان لاہوری مرزائی جماعت کے مغالطہ سے بچیں'' از: جناب اللہ دتہ جوائنٹ سیکرٹری انجمن محمدیہ جھنگ شہر: لاہوری مرزائیوں نے ایک پمفلٹ لکھا۔ انجمن محمدیہ جھنگ شہر کی طرف سے جناب اللہ دتہ صاحب نے جواب لکھا۔ مارچ ۱۹۲۰ء کے تائید اسلام میں یہ جواب شائع ہوا۔

۱۳۱۶/ ۴۵...... ''موجودہ خلیفہ قادیانی کے توہمات پر تبصرہ'' از: جناب حافظ محمد حسین حنفی: تائید اسلام لاہور جنوری ۱۹۲۹ء سے ماخوذ ہے۔

۱۳۱۷/ ۴۶...... ''لیجئے ایک اور نبی آ گیا'' از: صوفی حاجی محمد قادری پشاوری: جہانگیر پورہ پشاور کے حاجی محمد قادری کا ایک مضمون تائید اسلام لاہور فروری ۱۹۲۷ء سے ماخوذ ہے۔

۱۳۱۸/ ۴۷...... ''مسلمانوں سے چندہ بٹورنے کے لئے مرزائیوں کی چالیں'' از: ابوزیرک حقیقت شاہ پشاوری: تائید اسلام لاہور اپریل ۱۹۲۷ء سے سید زیرک پشاوری کا مضمون شامل اشاعت ہے۔

۱۳۱۹/ ۴۸...... ''قطع الوتین باظہار کید المفترین اور مفتریوں کے سربستہ رازوں کا افشاء'' از حافظ محمد یوسف: بابو پیر بخش، الٰہی بخش، حافظ محمد یوسف، ڈاکٹر عبدالحکیم ایسے کئی حضرات ملعون قادیان کی تلبیس کا شکار ہوئے۔ پھر وقت آیا، قدرت حق نے رہبری فرمائی۔ ملعون قادیان اور قادیانیت پر لعنت بھیج کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ بابو پیر بخش نے انجمن تائید اسلام لاہور قائم کر کے ملعون قادیان کو ڈانگ چڑھائی۔ بابو الٰہی بخش نے عصائے موسیٰ لکھ کر ملعون قادیان کو سانگ پر چڑھایا کہ اس کے الہام کے زنگ ورنگ کو پھیکا کر دیا۔ حضرت حافظ محمد یوسف نے ۸/فروری ۱۹۰۱ء کو مندرجہ بالا کتاب لکھی۔ ایک سو بائیس سال بعد اس کی دریافت واشاعت بس اللہ تعالیٰ کا ہی کرم ہے۔ یہ کتاب مطبع نور پریس امرتسر میں اوّل بار شائع ہوئی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی الذکر الحکیم، کانا دجال، کیا کچھ لکھا اب کریم کے کرم کو دیکھیں کہ ہم نے چاروں حضرات کے دجال قادیان کے خلاف تمام رشحات قلم کو شائع کر دیا۔ الحمدللہ!

۱۳۲۰/ ۴۹...... ’’خواجہ کمال الدین کی بوقلمونی، ایک افریقی مسلمان کے قلم سے‘‘ از: محمد ولی اللہ جوہانسبر گ: مئی ۱۹۲۷ء تائید اسلام لاہور میں یہ مضمون شائع ہوا۔

۱۳۲۱/ ۵۰...... ’’افریقہ میں مرزائیوں کے بعض واقعات اور چالیں‘‘ از: اسماعیل احمد لیڈی اسمتھ ناٹال: تائید اسلام لاہور مئی ۱۹۲۷ء کا شائع شدہ مضمون۔

۱۳۲۲/ ۵۱...... ’’ایک قادیانی کا ہولناک انجام‘‘ از: محمد زمان یوسف پوسٹ مین راولپنڈی: موضع قطبال ڈاکخانہ گلیانہ تحصیل گجرخان ضلع راولپنڈی میں ایک شخص کا ایک عالم دین سے مباہلہ ہوا۔ اس کی رپورٹ تائید اسلام لاہور نومبر ۱۹۲۸ء میں شائع ہوئی۔ یوں محاسبہ قادیانیت جلد ہذا (اکتیس) میں:

۱......	جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	کے	۲۵	مضامین
۲......	مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ	کا	۱	رسالہ
۳......	حکیم عبدالعزیز چشتی پاکپتن	کے	۲	رسائل
۴......	مولانا بشیر احمد پسروری	کا	۱	رسالہ
۵۶۴/ ۵......	قاضی سراج احمد لاہوری	کے	۸	مضامین
۵۶۵/ ۶......	سید اکبر علی گیلانی	کے	۴	مضامین
۵۶۶/ ۷......	محیی الدین بی۔اے قصور	کا	۱	رسالہ
۵۶۷/ ۸......	خدا بخش انجمن حنفیہ بغداد	کا	۱	رسالہ
۵۶۸/ ۹......	جناب اللہ دتہ جھنگ	کا	۱	رسالہ
۵۶۹/ ۱۰......	حافظ محمد حسین حنفی القادری	کا	۱	رسالہ
۵۷۰/ ۱۱......	صوفی حاجی محمد قادری	کا	۱	رسالہ
۵۷۱/ ۱۲......	ابوزیرک حقیقت شاہ پشاوری	کا	۱	رسالہ
۵۷۲/ ۱۳......	حافظ محمد یوسف	کا	۱	رسالہ
۵۷۳/ ۱۴......	ولی اللہ جوہانسبرگ	کا	۱	رسالہ
۵۷۴/ ۱۵......	اسماعیل احمد لیڈی اسمتھ ناٹال	کا	۱	رسالہ
۵۷۵/ ۱۶......	محمد زمان پوسٹ مین راولپنڈی	کا	۱	رسالہ
	گویا کل ۱۶ حضرات	کے	۵۱	مضامین ورسائل

اس جلد میں جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

نتیجہ: اب تک احتساب قادیانیت ساٹھ جلدیں اور محاسبہ قادیانیت ۳۱ جلدیں کل ۹۱ جلدوں میں پانچ سو پچھتّر (۵۷۵) مصنّفین کے قدیم ونایاب تیرہ سو بائیس (۱۳۲۲) کتب ورسائل شائع کرنے کی سعادت حاصل کرچکے ہیں۔ الحمد للہ اوّلاً و آخراً!

قادیانیوں سے چند سوالات

قسط نمبر:8

مولانا عتیق الرحمٰن

۳۸...... مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا ارتکاب کرتے ہوئے لکھتا ہے ’’مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا. یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھواء تھا. یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا. کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے‘‘ (دافع البلاء ص ٹائٹل پیج، خزائن ج۱۸ص۲۲۰) مرزا قادیانی کی اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام غلط کام جو حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کئے گئے ہیں یعنی شراب پینا، فاحشہ عورت سے میل جول رکھنا، اور فاحشہ عورتوں کے جسم کو چھونا، جوان عورتوں سے خدمت کروانا، انہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حصور کا خطاب نہیں دیا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر کہ اللہ تعالیٰ بھی ان قصوں کو صحیح اور حق جانتا ہے جس وجہ سے ان کو حصور کا خطاب نہیں دیا گیا۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا اس عبارت میں واضح توہین عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہے؟ کیا اس میں خدا تعالیٰ کی ذات پر بھی ہاتھ صاف نہیں کیا گیا ہے؟ یعنی ایسے لوگ جو رنڈیوں سے میل جول رکھیں ان سے خدمت لیں وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبی بھی ہوتے ہیں اور رسول بھی اور مقرب بھی؟ تو کیا پھر کوئی نبی قابل اعتبار رہتا ہے؟ کیا اس نبی پر نازل ہونے والی وحی قابل اعتماد رہتی ہے؟ اس نبی کا کلام قابل اعتبار رہتا ہے؟ کیا مرزائی بتائیں گے کہ اس عبارت میں خدا اور رسول کی توہین ہوئی ہے یا نہیں؟

۳۹...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مرزا قادیانی نے لکھا کہ ’’اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ عمل ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں‘‘ (ازالہ اوہام ص۷ خزائن ۳ص۱۰۶) ایک اور عبارت کو اس کے ساتھ ملائیں اور نتیجہ نکالیں ’’اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں‘‘ (کشتی نوح ص۵ خزائن ج۱۹ص۵) پہلی بات تو یہ ہے کہ کوئی مرزائی یہ بتائے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کون سی پیش گوئی غلط نکلی؟ اب مرزا قادیانی کی اس عبارت کا نتیجہ صاف ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی نہیں کیونکہ ان کی پیش گوئیاں ٹلیں اور غلط ہوئیں اور نبی کی پیش گوئی کا غلط ہونا ناممکن ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کا نبی ہونا بھی ناممکن ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر یہی بات ہے تو پھر مرزا قادیانی جو مدعی نبوت ہے کی کتنی پیش گوئیاں صحیح ثابت ہوئیں؟ کیا محمدی بیگم والی پیش گوئی سچ ثابت ہوئی؟ کیا ڈاکٹر عبدالحکیم والی پیش گوئی سچ ثابت ہوئی؟ کیا آتھم والی پیش گوئی سچ ثابت ہوئی؟ کیا مولانا ثناء اللہ امرتسری والی پیش گوئی سچ ثابت ہوئی؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نبی نہیں کیونکہ ان کی کوئی پیش گوئی سچی نہیں ہوئی تو پھر ان کی نبوت اور مسند پر ڈاکہ ڈالنا اور اپنے آپ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل کہلوانا کیسے جائز اور درست ہوگا؟

۴۰...... مرزا قادیانی نے قرآن کی کئی آیات کے متعلق کہا کہ یہ میرے متعلق نازل ہوئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے ''اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے ''ھو الذی ارسل رسوله بالھدٰی و دین الحق لیظھره علی الدین کله'' (اعجاز احمدی ص ۷ خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳) ایک جگہ مرزا قادیانی نے لکھا کہ ''محمد رسول اللّٰہ والذین معه اشدآء علی الکفار رحمآء بینھم'' اس وحی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ا خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷)

اب سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی اس عبارت میں تشریعی نبوت کا دعویٰ ہے یا نہیں؟ اور پھر رسول کریم اور تمام صحابہ وپوری امت تو یہ کہے کہ اس آیت کے مصداق نبی کریم ﷺ ہیں اور مرزا کہے کہ نہیں بلکہ میں مصداق ہوں آپ علیہ السلام نہیں۔ تو کیا یہ کفر ہے یا نہیں؟

۴۱...... مرزا قادیانی کا شعر ہے

لہ خسف القمر المنیر وان لی　　　خسف القمران المشرقان اتنکر

اس (محمد) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کرے گا

سوال یہ ہے کہ کیا کوئی قادیانی بتائے گا کہ اس عبارت میں تین کفریہ جملے کہے گیے ہیں: (۱) معجزہ شق القمر کا انکار جو ایک صریح کفر ہے. مرزا قادیانی شق القمر کو خسوف کہہ رہا ہے۔ (۲) تحریف قرآن۔ (۳) رسول اللہ ﷺ پر افضلیت کا دعویٰ. ان جملوں کا مرتکب کافر ہوگا یا نہیں۔ اگر کسی مرزائی کے نزدیک نہیں ہوگا تو کس بنیاد پر؟ اور اگر ہوگا تو اس کو مجدد یا ملہم یا مسیح موعود یا نبی کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟

۴۱...... مرزا قادیانی نے کہا ''جو مجھ کو نہیں مانتا وہ ناقص الاسلام ہے اور اخرس کذاب نے کہا جو مجھ کو نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو نہیں مانتا۔ یہی بات سید محمد جونپوری مدعی مہدویت نے کی کہ جو شخص میری ذات سے مہدویت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ دیکھئے (افادۃ الافہام ص ۲۶۸ وہدیہ مہدویہ)

اب سوال یہ ہے کہ ان تمام مدعیان نبوت کو مرزا قادیانی نے ببانگ دہل کافر کہا ہے کیا قادیانی بتا پائیں گے کہ وہ دعویٰ کریں تو کافر ٹھہریں اور اگر وہی دعویٰ مرزا قادیانی کریں تو وہ مسلمان اور اسلام کے حب دار ٹھہریں کیا یہ کھلی منافقت نہیں؟

قادیانیوں کی قانونی و دینی حیثیت

قسط نمبر:6 جناب رفیق گوریجہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

قائداعظم مرحوم کا جنازہ اور قادیانی

جو اہم بات میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ قائداعظم (مرحوم) کا جنازہ جہاں پڑھا جارہا تھا وہیں ظفر اللہ قادیانی جو اُس وقت وزیر خارجہ پاکستان تھا، بھی موجود تھا، مگر اس نے قائداعظم کی نمازِ جنازہ میں شرکت نہیں کی۔ وہاں موجود لوگوں بالخصوص صحافیوں نے اس بات کو محسوس کیا اور ظفر اللہ قادیانی سے قائداعظم کا جنازہ نہ پڑھنے کی وجہ دریافت کی، جس پر اس نے کُھلے لفظوں میں اس بات کو تسلیم کیا اور واضح طور پر کہا کہ اس نے عمداً ایسا نہیں کیا کیونکہ اس میں، اس کے ایمان اور عقیدہ کا مسئلہ درپیش تھا اور برملا کہا کہ یوں سمجھ لیجئے کہ ایک کافر نے مسلمان کا، یا بہ الفاظ دیگر، ایک مسلمان نے کافر کا جنازہ نہیں پڑھا۔

اس سے یہ بات اور زیادہ واضح ہوگئی، اور اس بارے میں کوئی ابہام باقی نہ رہا کہ اسلام اور قادیانیت دو مختلف مذاہب ہیں، اور ان کے درمیان اختلاف صرف سطحی یا فروعی نہیں، بلکہ حقیقی اور ایمان کی کسوٹی پر بہت شدید، اور اتنا اہم ہے کہ ان کا ایک دوسرے کی مذہبی تقاریب میں شرکت، اور ان کا کسی بھی سطح پر آپس میں مدغم ہونا قطعی ممکن نہیں ہے۔

قادیانی اور باؤنڈری کمیشن

پاکستان، مسلمانوں کا پاکستان، مسلمانوں کے مطالبہ پر معرضِ وجود میں آرہا ہے۔ اس کی حدود و قیود کا تعین کیا جارہا ہے۔ جس کے لئے برطانوی سرکار نے باؤنڈری کمیشن تشکیل دیا ہوا ہے۔ وائے قسمت! پاکستان کی نمائندگی ظفر اللہ قادیانی کررہا ہے یعنی دُودھ کی رکھوالی پر بلی۔ ''گورداس پور'' کی شمولیت کا کئی زاویوں سے جائزہ لیا جارہا تھا۔ ہندو قیادت ہر ممکن حربہ سے اس ضلع کی پاکستان میں شمولیت کو روکنے کے لئے کوشاں اور اس کے لئے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی۔

تقسیم پنجاب (Partition of punjab) نامی کتاب میں مختلف فریقین نے تقسیم پنجاب کے بارہ میں جو جو مؤقف اختیار کیا اس کی تفصیل کسی حد تک اس میں موجود ہے۔ اس وقت اس معاملہ کے تین بڑے فریق، مسلمان بذریعہ مسلم لیگ، ہندو بوساطت انڈین نیشنل کانگرس اور سکھ تھے ان کے علاوہ دیگر

فریقین جنہوں نے اس بارہ میں باؤنڈری کمیشن کے روبرو اپنی علیحدہ نمائندگی حاصل کی، ان میں، اوروں کے علاوہ، قادیانی اور عیسائی بھی شامل تھے۔ سکھوں کی قیادت ہندوؤں کے ہاتھوں میں کھیل رہی تھی اور محض مسلم دشمنی کے پیش نظر یہ دونوں گروہ براہِ راست اور بالواسطہ طور پر بھارتی مفادات کو بڑھوتی دینے کا باعث بنے ہوئے تھے۔ عیسائیوں نے اپنا وزن پاکستان کے پلڑے میں ڈال دیا۔ اس طرح سے ''ٹرمز آف ریفرنس'' کے لحاظ سے کئی علاقوں کے پاکستان میں شامل کئے جانے کا جواز بنتا تھا۔

باؤنڈری کمیشن اپنے آقاؤں کی مرضی اور منشاء کے باہر نہیں جا سکتا تھا، اس کو کھلا میدان مہیا کرنے اور اپنی من مرضی کرنے کے لئے ''ٹرمز آف ریفرنس'' میں (Other Factors) دیگر عوامل کا اضافہ، اسی مقصد کے لئے تھا۔ کمیشن جسے نوازنا چاہتا تھا تو اس میں سرفہرست بھارت تھا، جسے ہر صورت کشمیر تک پہنچنے کے لئے زمینی راستہ چاہیے تھا، جس کے لئے اسے سکھوں کا تعاون حاصل تھا، جو کہ وطن کے لحاظ سے اس کے شہری تھے اور ہیں، یوں ان کے مفادات مشترکہ تھے، سکھوں کا بنیادی تقاضا یہ تھا کہ انہیں جو علاقہ دیا جائے وہ ایک کمپیکٹ (Compact) بلاک کی صورت میں ہو اور کٹا پھٹا نہ ہو، جبکہ قادیانیوں کا تقاضا یہ تھا کہ، ان قادیانیوں کے نزدیک قادیان کی جو مذہبی حیثیت ہے، اس کے پیش نظر انہیں اس سے ملحقہ علاقوں جو کہ مسلمانوں کا اکثریت علاقہ ہے کے ساتھ، علاوہ دیگر وجوہ کے آبادی کی بنیاد پر مغربی پنجاب میں شامل کر دیا جائے۔ قادیانیوں نے تین طرح سے کمیشن کے روبرو پیش ہو کر اپنا مؤقف پیش کرنے کے مواقع حاصل کئے۔ ایک تو اپنے میمورنڈم کی سماعت پر دوسرا، جبکہ ریاست بہاولپور کا معاملہ پیش آیا، اور تیسری دفعہ اس وقت جب چودھری ظفر اللہ مسلم لیگ کی جانب سے پیش ہوا۔ جسے قادیانیوں نے اپنے ہم مذہب ہونے کے ناطے استعمال کیا، مگر وہ اپنا مقصود حاصل نہ کر سکے۔

قادیانیوں نے احمدیہ کمیونٹی کی حیثیت سے خود کو مسلمانوں سے الگ کر لیا تھا، اور اس طرح سے وہ از خود غیر مسلم (Non Muslim) کی کیٹگری میں چلے گئے تھے۔ سکھوں اور انڈین نیشنل کانگرس نے اس کا بھرپور فائدہ اٹھایا۔

چودھری ظفر اللہ کے معروف مؤقف جو انہوں نے احمدیہ کمیونٹی کے حوالہ سے اختیار کیا تھا، وہ سب پر عیاں تھا۔ سکھوں کا مطالبہ اور مؤقف، مختصراً یہ تھا کہ قادیان تحصیل بٹالہ کا حصہ ہے۔ اس کو اگر اکثریتی علاقہ سے نکال دیا جائے تو غیر مسلم حصہ اکثریت میں آ جائے گا، اس لئے اسے غیر مسلم ہونے کے ناطے مشرقی پنجاب میں شامل کیا جائے۔

قادیانیوں کا علیحدہ حیثیت میں باؤنڈری کمیشن کے روبرو کمیشن میں حصہ لینا ان کے کسی خوف کا نتیجہ محسوس ہوتا ہے اس کی سب سے اہم وجہ ان کا مسلمانوں سے الگ مذہب کا پیروکار ہونا ہے۔ قادیانیوں نے اپنی تحریری معروضات میں جو کچھ بھی اپنے مؤقف کی تائید میں کہنا تھا، کہہ دیا۔ اس وقت مضمون ہذا کے حوالے سے اس کے پیرا ۹ کا حوالہ دینا چاہتا ہوں، جو کہ بطریق ذیل ہے:

"9: qadian contains the only science Research institute establishedby Muslims in India. If Qadian is joined on to the Eastrn Punjab, it will be disastreous for Muslims in general, and for the Ahmadis in prticular"

پیرا ۹ کا کسی بھی نقطہ نظر سے جائزہ لیا جائے، اور کھلے دل سے اس کے معانی اور مطالب پر غور کرنے سے حیرت انگیز صورتِ حال نظر آتی ہے جو ان کی بے کسی اور بے بسی کی واضح عکاس ہے، جب ان کے میمورنڈم اور زبانی بحث میں ان (قادیانیوں) کی طرف سے یہ کہا گیا کہ اگر قادیان کو مشرقی پنجاب میں شامل کر دیا گیا تو مسلمانوں کے لئے بالعموم اور قادیانیوں کے لئے بالخصوص تباہ کن ہوگا۔

قادیان تو مشرقی پنجاب کا حصہ بن چکا اور ان کی تمام تر معروضات جو کہ ان کے میمورنڈم کی بنیاد تھیں ان کی تو واضح اور کھلم کھلا نفی ہوگئی۔ اسے کہتے ہیں خود کردہ علاج نیست۔ مسلمانوں کے لئے تو اس کی اہمیت اراضی کے ایک ٹکڑے سے زیادہ نہیں تھی، جبکہ قادیانیوں کے لئے تو ان کی دین و دنیا دونوں ہی لٹ گئے:

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم　　　نہ اِدھر کے رہے، نہ اُدھر کے ہم

قادیانیوں نے اسلام سے روگردانی کر کے، اپنا سب کچھ کھو دیا۔ بیساکھی کی طرح کے سہارے کے لئے، پھر بھی انہیں اپنے رقیب ''مسلم'' کا نام ہی استعمال کرنا پڑا، میرے اس مضمون کے حوالے سے، پیرا ۹ میں قادیانیوں نے جو خود کو ''احمدیہ'' کہتے ہیں خود اپنے آپ کو اور مسلمانوں کو الگ الگ اینٹیٹی (**Entity**) کے طور پر دکھایا ہے، جو حقیقت ہے۔ ورنہ یہ سطر اتنی ہی کافی ہوتی:

"Disastrous for the Muslims"

اور احمدیوں کے خصوصی ذکر کی ضرورت نہیں تھی۔ اور جہاں جہاں بھی ایسی صورتحال سامنے آئی ہے وہاں احمدیوں نے خود کو الگ **Entity** کے طور پر ہی دکھایا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنی نبوت کے اعلان کے بعد سے، کبھی بھی قادیانیوں نے خود کو مسلمانوں اور ان کے دین اسلام کا حصہ نہیں کہا ہے بلکہ (نعوذ باللہ) ان کا کہنا یہ ہے کہ مرزا غلام احمد جو کہتا ہے وہ اسلام ہے اور اس کے ماننے والے ہی فقط

مسلمان ہیں، باقی نہیں۔ قادیانیوں کا یہ عقیدہ مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتے۔ قادیانیوں کا اپنے آپ کو مسلمان اور اسلام کا پیروکار کہنا کسی طور بھی درست نہیں ہے۔ یہ جھگڑا آئین اور تعزیراتِ پاکستان میں ترامیم کے ذریعے علمی طور پر حل ہو چکا ہے اور جیسا کہ اعلیٰ عدلیہ نے اس کا نوٹس لیتے ہوئے قوانین کے مؤثر نفاذ کو ضروری قرار دیا ہے۔

اگر آپ قادیانیوں کا میمورنڈم ملاحظہ فرمائیں تو اس میں دو باتیں آپ کو بہت واضح نظر آئیں گی۔ ایک تو انہوں نے اپنے مذہب جسے انہوں نے ''احمدیہ کمیونٹی'' لکھا ہے اور اس کے ہیڈ کوارٹر قادیان کی تعریف وتوصیف میں زمین اور آسمان کے قلابے ملائے ہیں اور اپنے تئیں ان کی خودساختہ اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی برطانوی سرکار کے لئے سرانجام دی گئی خدمات اور وفاداریوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، اور قادیان کے لئے خصوصی سلوک کی گذارش کی گئی تھی۔

خودستائی کے اس عمل میں، قادیانی بھول گئے کہ، سوائے ان کے اپنے، ان کی مذہبی شناخت کن لوگوں کے لئے متاثر کن ہے۔ کیا برطانوی سرکار کو اس کا علم نہیں تھا کہ قادیان اور قادیانیوں کی افرادی اور مذہبی حقیقت وحیثیت کیا ہے؟ قادیانیوں نے اپنے میمورنڈم میں اپنے بارہ میں جو کچھ کہا وہ کسی کے لئے متاثر کن نہیں تھا اور نہ ہی غیر قادیانیوں کے لئے اس میں جاذبیت کا کوئی پہلو تھا۔ برطانوی سرکار ان کی اصل حقیقت سے مکمل طور پر آگاہ تھی اسی لئے اس نے قادیانیوں کی خودساختہ مذہبی تعلّی کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ وگرنہ حقیقی مذہبی حیثیت کو اس طرح نظرانداز کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔ ان کے بارے میں جو کہا گیا اس میں احمدیہ کمیونٹی کو ہر جگہ اسی نام سے لکھا اور کہا گیا، ان کی بحث کے چند جملے ملاحظہ کیجئے:

" But there are certain aspects which are common to the Ahmadia commuinty and the Muslim League"

☆☆☆

"The fore most consideration is that Qadian falls in the contiguous area of a Muslim Majority population"

کیا یہ مؤقف کسی طور پر بھی وضاحت طلب ہے کہ قادیانیوں کا مذہب مسلمانوں کے مذہب اسلام سے مختلف اور الگ ہے، اس طرز تحریر سے بالکل واضح ہے کہ قادیان (جس کی اپنی آبادی محض چودہ ہزار تھی) مسلمانوں کے بھاری اکثریتی علاقہ کی ہمسائیگی میں واقع ہے۔ لیکن وہ اس بھاری اکثریت کو اپنا نہیں کہہ رہے، بصورت دیگر ان کا طرزِ تکلم یہ نہیں ہوتا۔ مسلمان تو پہلے ہی قادیانیوں کو اپنے سے الگ مرتد و کافر سمجھتے

اور کہتے چلے آ رہے ہیں، اور اس طرح سے قادیانیوں نے مسلمانوں کے مؤقف کو کہ قادیانی ان کے مذہب کے پیروکار نہیں ہیں واضح طور پر تسلیم کر لیا۔ باؤنڈری کمیشن کے روبرو مختلف امور پر مباحث سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ان کی حالت ''نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن'' کی سی تھی اور اس بارے میں طرح طرح کی موشگافیاں ٹرمز آف ریفرنس کا غلط اور بے جا استعمال، باؤنڈری کمیشن کی خود اپنی جانبداری، مخصوص گروہ فریق کی طرف داری اور اس کی جانب جھکاؤ کو بین السطور میں واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

مضمون ہذا کے حوالے سے میری دلچسپی کا نکتہ، باؤنڈری کمیشن کے روبرو مسلمانوں اور قادیانیوں کے مذہبی تشخص اور طرزِ عمل سے ہے۔ قطع نظر دیگر اُمور کے، اس کارروائی نے قادیانیوں کے مذہبی تشخص کو خود ان کی اپنی زبانی عیاں کر دیا، وہ یوں کہ ان دونوں فریقین کو مسلم اور احمدیہ کے ناموں سے الگ الگ ظاہر کیا گیا اور ان کے مذکورہ مذہبی ناموں کو کہیں بھی خلط ملط نہیں کیا گیا۔ قادیانیوں نے خود بھی احمدیہ کے نام سے اپنی علیحدہ شناخت کو برقرار رکھا اور یوں اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ اور مختلف مذہب کے حامل بیان کیا۔ اس سے یہ بات اظہر من الشّمس ہوگئی کہ قادیانی (بقول ان کے احمدی) مسلمانوں سے الگ ہیں اور یوں قادیانیت (بقول ان کے احمدیت) اور اسلام دو الگ الگ مذاہب ہیں۔

اس سے جڑے باقی معاملات سیاسی اور انتظامی نوعیت کے ہیں جو کہ زیر بحث موضوع کے دائرہ سے باہر ہیں۔ باؤنڈری کمیشن کے سامنے کیا ہوا؟ اور اس نے کیا کیا؟ اور کیونکر کیا؟ یہ سب ماضی اور تاریخ کا حصہ بن چکا۔ اس تاریخی ورثہ کی ایک بہت ہی اہم بات جو وقوع پذیر ہوئی، جسے باؤنڈری کمیشن نے تسلیم کیا اور مسلمانوں کے متفقہ عقیدہ کو کہ ''قادیانیت'' اسلام سے الگ اور جدا مذہب ہے جسے وہ احمدیہ/ احمدیت کہتے ہیں۔ اور خود قادیانیوں نے اپنے مؤقف کو انہیں معنوں میں بیان کیا۔ کیا کسی نے ایسی تراکیب سکھ ہندو، عیسائی مسلمان، ہندو مسلمان، سکھ مسلمان وغیرہ سنی ہیں، اور اگر نہیں تو احمدیہ مسلمان کی ترکیب کیسے ممکن ہے؟ یہ سراسر دھوکہ دہی ہے۔ ایک شخص یا تو قادیانی ہے یا مسلمان؟ دونوں مذاہب جو ایک دوسرے کی ضد ہیں، ایک شخص میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان شدید مخاصمت

مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان شدید مخاصمت ہونے کا اظہار ۱۹۵۳ کی قادیانیوں کے خلاف تحریک سے ہوا اور بہت شد و مد سے مطالبہ کیا گیا کہ ریاست/ حکومت یہ فیصلہ کرے کہ قادیانی غیر مسلم اور دائرۂ اسلام سے خارج گروہ ہیں۔   جاری ہے!!

تبصرہ کتب

تبصرے کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... مبصر: مولانا عتیق الرحمٰن سیفی

گلدستہ احادیث: مرتب: مولانا مفتی محمد ثناء الرحمٰن: صفحات: ۷۲: ملنے کا پتا: مکتبہ دارالخلیل بطحہ ٹاؤن بلاک این نارتھ ناظم آباد کراچی: رابطہ نمبر:0333:2173256!!

مولانا مفتی ثناء الرحمٰن نے اس رسالہ میں تین موضوعات عقیدہ ختم نبوت، عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام، عقیدہ ظہور امام مہدی علیہ الرضوان پر چالیس چالیس احادیث کو جمع فرمایا ہے اور ہر موضوع کی احادیث کو شروع کرنے سے پہلے جامع اور مختصر مقدمات شامل کردیئے ہیں، تاکہ قاری احادیث کو پڑھنے سے پہلے اس موضوع کا پس منظر ذہن میں رکھتا ہو۔ وہ مساجد جن میں درس حدیث کی ترتیب ہو ان کے ائمہ کے لئے یہ کتاب کسی تحفہ سے کم نہیں۔ اسی طرح ان موضوعات پر کام کرنے والے علماء بھی اس سے خوب استفادہ کرسکتے ہیں۔ کتاب مختصر اور جامع ہونے کے ساتھ عمدہ کاغذ اور طباعت سے مزین ہے۔

عزیز الاقتباس فی فضائل اخیار الناس: مصنف: مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی: مترجم: مولانا نظام الدین کیرانوی: ترتیب جدید: مولانا وقاص احمد سعید المتوکل: صفحات: ۳۲: ناشر: دارالامین لاہور: رابطہ نمبر:0312:4612774!!

زیرنظر رسالہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے چشم و چراغ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی ایک نایاب تصنیف ہے۔ جس میں حضرت نے خلفائے راشدین اور اہل بیت کے فضائل پر چون (۵۴) احادیث کو جمع فرمایا تھا، آپ کے شاگرد خاص مولانا مرزا حسن علیؒ محدث لکھنوی نے ان احادیث کا فارسی میں ترجمہ کیا اور حواشی بھی سیٹ کئے، بعد میں مولانا نظام الدین کیرانویؒ نے مولانا مرزا حسن علیؒ کے فارسی ترجمہ کو اردو میں منتقل کیا اور اب وہاڑی کے فاضل نوجوان مولانا وقاص احمد سعید المتوکل نے حضرت شاہ صاحبؒ کی اصل عربی عبارت کو باقی رکھ کر فارسی کو ختم کرکے اردو تراجم کو ترتیب دے کر ایک نایاب چیز کو منظر عام پر لائے ہیں۔ اسی طرح پہلے نسخوں میں عنوانات اور فہرست نہیں تھیں، لیکن اب عنوانات کے ساتھ فہرست کو ترتیب دیا گیا ہے۔ اس رسالہ میں فرقہ واریت سے ہٹ کر خلفائے راشدین اور اہل بیت کے فضائل و مناقب کو بیان کیا گیا ہے۔ آج کے اس پرفتن دور میں جہاں بعض قوتیں مسلمانان عالم کو صحابہ کرامؓ سے دور

کرنے اوران کے آپس میں تعلقات پر رخنہ اندازی کی جسارت کررہے ہیں اس رسالہ کا منظرعام پر آنا کسی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں ہے۔دیدہ زیب ٹائٹل اورعمدہ طباعت سے مزین ہے۔

ازالۃ التفاخر من سورۃ التکاثر المسمّٰی بہ معارف سورۃ التکاثر: مرتب: مولانا محمد اقبال رنگونی مانچسٹر:صفحات:۱۲۸: ناشرادارہ اشاعت الاسلام مانچسٹر: پاکستان رابطہ نمبر:0300:4768740!!

حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمودؒ سے کون واقف نہیں۔انہوں نے ۱۹۹۳ء میں اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر میں ہفتہ وار پانچ درس قرآن مجید کی سورۃ التکاثر کے فضائل اوراحکام پر دیئے۔حضرت کی وفات کے بعدآپ کے متعلقین اور تلامذہ نے آپ کے افادات کو جمع کرنا شروع کیا ہوا ہے،جن کا نام افادات محمودیہ رکھا گیا ہے۔اس سلسلے کے اعتبار سے اس کتاب کا نمبر چھٹا ہے۔حضرت مرحوم کے ان پانچ دروس کو مولانا محمد اقبال رنگونی نے کیسٹوں سے نقل کرکے جمع وترتیب وتخریج کی ہے اوراس کا نام ’’ازالۃ التفاخر من سورۃ التکاثر المسمّٰی بہ معارف سورۃ التکاثر‘‘ تجویز فرمایا ہے۔

ان دروس میں حضرت علامہ صاحبؒ نے سورۃ کی ایک ایک آیت کی خوب وضاحت فرمائی ہے اورانسانی دماغ میں پیدا ہونے والے شبہات کا رد احادیث اوراقوال صحابہ وآراء مفسرین کی روشنی میں کیا ہے۔اسی طرح خلفائے راشدین کی زندگی کو مختصرطور پر ذکر کرنے کے بعد آج کے حکم رانوں کے طرز زندگی کا ان سے موازنہ کیا ہے۔اسی طرح حشرونشر کے عقیدے کو مفصل بیان کیا ہے اوراس پر اعتراضات کے تسلی بخش جوابات مرحمت فرمائے ہیں۔مولانا رنگونی صاحب نے تمام دروس میں ہر بحث اور واقعہ پر عنوانات قائم کرکے مزید آسانی پیدا فرمادی ہے قاری کے لئے۔ یہ کتاب اگرچہ مانچسٹر سے شائع ہوئی ہے تاہم پاکستان سے بھی درج بالا نمبر پر رابطہ کرکے حاصل کی جاسکتی ہے۔

بنیادی غلطیاں (مولانا طارق جمیل صاحب کے غیرذمہ دارانہ بیانات کا سرسری جائزہ): مرتب: محمد عمار سلیم المدنی:صفحات۲۴۰: ناشر: ادارہ اشاعت الاسلام مانچسٹر: پاکستانی رابطہ نمبر:0300:4768740!

مولانا طارق جمیل صاحب کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں،موصوف معروف پاکستانی خطیب وراہنما ہیں۔وہ اپنے بیانات میں ایسی ایسی تعبیرات کرتے نظر آتے ہیں جو بظاہر اہل سنت کے عقائد ونظریات سے میل نہیں کھاتیں۔اس پر پہلے بھی بعض اہل علم نے نقد قائم کیا۔اب زیر نظر کتاب میں مولانا محمد اقبال رنگونی کے مقالات، جو مولانا طارق جمیل صاحب کے بیانات میں پائی جانے والی غیرمانوس تعبیرات کے نقض پر مشتمل ہیں کو جناب عمار سلیم المدنی نے شائع کیا ہے۔کاغذ طباعت عمدہ ہے۔اس ذوق کے حضرات کے لئے نئی چیز ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

ماہ نومبر میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے تبلیغی پروگرامات

یکم؍نومبر۲۰۲۳ء جامع مسجد چک نمبر۶۷ فیروزہ میں ختم نبوت کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور مولانا سلمان معاویہ کا خطاب ہوا۔ ۲؍نومبر۲۰۲۳ء صوفی عبدالرزاق ڈرائیور کے جنازہ میں شرکت کی، جنازہ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے پڑھایا۔ ۱۰؍نومبر کو جمعۃ المبارک کا خطبہ مولانا محمد اسماعیل نے جامع مسجد ساوی (سبز) خیر پورٹا میوالی میں دیا۔ ۱۲؍نومبر کو رانا سکندر حیات نون چاہ گل والا بستی مٹھو شجاع آباد کے ایصال ثواب کی تقریب میں شرکت اور بیان کیا۔ اسی روز جلال پور پیروالا میں قاری عبدالرحیم فاروقی کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر تعزیت کی۔ ۱۳؍نومبر کو جامع مسجد اللہ اکبر گلبرگ کالونی ملتان میں عشاء کے بعد بیان۔ ۱۷؍نومبر کو جمعہ کا خطبہ جامع مسجد زکریا مخدوم پور پہوڑاں میں دیا۔ عشاء کے بعد لودھراں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت و بیان۔ ۱۹؍نومبر کو جامع مسجد مولانا عبدالحئی جام پوریؒ جام پور میں کانفرنس سے خطاب کیا۔ کانفرنس سے ضلعی مبلغ مولانا محمد اقبال ساقی اور مولانا عبدالمجید ازہری نے بھی خطاب کیا۔

۲۱؍نومبر راولپنڈی کے معروف عالم دین مولانا عبدالمعبودؒ کے جنازہ میں شرکت کی۔ ۲۲؍نومبر کو مدرسہ علی المرتضیٰ راولپنڈی میں علماء سے خطاب کیا۔ بعد نماز ظہر مولانا عبدالغفار توحیدیؒ کے فرزندان گرامی سے تعزیت کی۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد عثمانیہ صادق آباد راولپنڈی میں تفصیلی بیان کیا۔ ۲۳؍نومبر کو مولانا محمد طارق معاویہ کی معیت میں ظہر کی نماز کے بعد جامعہ ابن عباس ٹیکسلا میں طلبہ سے خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب پروانہ ختم نبوت مولانا محمد اسحاقؒ کی قائم کردہ مرکزی جامع مسجد واہ کینٹ میں اساتذہ، طلبہ اور عوام سے خطاب کیا۔ ۲۴؍نومبر جامعہ سعدیہ واہ کینٹ میں صبح کی نماز کے بعد بیان کیا۔ جمعہ کا خطبہ مرکز ختم نبوت اٹک میں مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسینی مدظلہ کی دعوت پر دیا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد مدنی دارالعلوم اٹک میں امام مہدی کے ظہور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور دجال کے خروج پر بیان کیا۔ ۲۵؍نومبر صبح کی نماز کے بعد مکی مسجد اٹک میں درس، مدرسہ انوار العلوم حاجی شاہ کے تقسیم انعامات میں شرکت اور خطاب کیا۔

۲۶؍نومبر صوابی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام منعقدہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں خطاب کیا۔ ۲۷؍نومبر کو نوشہرہ کے مدارس جامعہ ابوہریرہ خالق آباد، جامعہ عمر فاروق، دارالعلوم نوشہرہ کے

طلبہ سے خطاب۔ ۲۸رنومبر کو انوارالقرآن پیر پیاتی نوشہرہ، ضیاء العلوم مینہ چارسدہ کے طلبہ واساتذہ سے خطاب، ۲۹رنومبر کو جامعہ نظام العلوم بکاخیل، منہاج العلوم ڈومیل میں بیان۔ ۳۰رنومبر سرائے نورنگ کے مدرسہ عالیہ تعلیم الاسلام، دارالہدیٰ، جامع مسجد لاری اڈا میں خطاب کیا۔

تحفظ ختم نبوت کوئز مسابقہ ضلع شکارپور

ہر سال کی طرح امسال بھی ۱۰نومبر۲۰۲۳ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ سید عطاء اللہ شاہ بخاری یوسی روک اسٹیشن تحصیل لکھی ضلع شکارپور کے زیرنگرانی کوئز مسابقہ کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ ابڑو امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یوسی روک اسٹیشن نے کی۔ مولانا ظفراللہ سندھی مبلغ ڈویژن لاڑکانہ، مولانا عبدالصمد جھکرو شکارپور، مولانا عبدالرحمٰن بھیوٹھڑی، مولانا شیر محمد جتوئی اور اپنے علاقے کے معززین حضرات نے تشریف آوری کی۔ اس مسابقہ میں ہالیپوٹہ، شاہ قلی پور، نواں گوٹھ، سہکچی، کلواڑی کے ۳۶ بچوں نے حصہ لیا۔ جن کے ۱۲ گروپ بنائے گئے۔ بچوں نے بھرپور انداز میں محنت کا مظاہرہ کیا اور ہر ایک بچہ ماشاء اللہ دوسرے سے اعلیٰ تھا۔ سخت مقابلے کے بعد اول پوزیشن ہالیپوٹہ کے گروپ نے لی، جبکہ دوسری اور تیسری پوزیشن شاہ قلی پور کے گروپوں نے حاصل کی۔ مسابقہ میں حصہ لینے والے تمام بچوں کو کپ انعام دیئے گئے اور پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں کو شیلڈ اور نقد انعامات سے نوازا گیا۔　(مولوی محمد سلمان ابڑو مسافر)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۱نومبر۲۰۲۳ء کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس معارف القرآن ایجوکیشنل ٹرسٹ مانگا میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہ نما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہ نما مولانا مفتی کفایت اللہ، جامعہ اشرفیہ کے مہتمم مولانا فضل الرحیم اشرفی، نائب امیر پیر میاں محمد رضوان نفیس، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم، سابق ایم این اے پاکستان مسلم لیگ ن میاں محمد مبشر، جناب شبیر احمد عثمانی، منتظم کانفرنس مولانا مفتی خلیل احمد، مولانا پیر کلیم اللہ جمیل، جمعیت علماء اسلام پنجاب کے سیکرٹری جنرل مولانا نصیر احمد احرار، سیکرٹری جنرل ضلع لاہور مولانا حافظ محمد اشرف گجر، مولانا مفتی مسعودالرحمٰن، مولانا عبدالقدوس، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے راہ نما مولانا محمد وقاص فاروقی، مولانا عبدالمنان انبالوی سمیت بڑی تعداد میں علماء اور اہل علاقہ نے شرکت کی۔ مقررین نے کہا ہے کہ فلسطینی مسلمانوں پر اسرائیلی وحشیانہ بمباری میں صیہونی فوج میں موجود چھ سو (۶۰۰) سے زائد

قادیانیوں کے بھیانک کردار کو نظرانداز کرنا زمینی حقائق کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔ اسرائیل میں قادیانی مرکز مسلسل عالم اسلام کے خلاف جاسوسی کر کے استعماری اور صیہونی طاقتوں کی خوشنودی کے لئے کام کر رہا ہے قادیانی گروہ ہمیشہ سے بیت المقدس کی تولیت مسلمانوں کو دینے کی مخالفت کرنے کے اسلام دشمن عزائم پر قائم ہے۔ عالم اسلام اور انسانی حقوق کی تنظیمیں فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کی مدد اور نصرت کر کے اسرائیلی فوج پر عالمی قوانین کے تحت جنگی جرائم کے مقدمات قائم کریں۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس گڑھی یاسین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شکارپور کے زیراہتمام ۱۱ نومبر ۲۰۲۳ء کو بعد نماز مغرب عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مولانا ارشد اللہ شاہ امروٹی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ خصوصی بیان مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور کا ہوا۔ ان کے علاوہ دیگر حضرات مولانا عبدالحکیم صدیقی، سائیں عبداللہ مہر درگاہ سومرانی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا طاہر محمود سومرو، مولانا ظفر اللہ سندھی، مولانا لعل محمد مہر کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس میرو خان ضلع قمبر

۱۲ نومبر ۲۰۲۳ء کو بعد نماز مغرب جامع مسجد محمدی میرو خان میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مولانا سعید احمد چانڈیو کی زیر صدارت اور مولانا منیر احمد پنھور کی زیر نگرانی منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ، مولانا زوہیب، مولانا عبدالباری، مولانا عبدالقادر اور دیگر حضرات کے بیانات، تلاوتیں و نعتیں ہوئیں۔

ختم نبوت کانفرنس ماموں کانجن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۲ نومبر ۲۰۲۳ء کو جامع مسجد حسام الدین ریلوے گراؤنڈ میں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماموں کانجن مولانا محمد ضیاء الدین آزاد کی سرپرستی میں انعقاد ہوئی۔ کانفرنس میں ماموں کانجن و قرب وجوار کے علماء کرام اور کثیر عوام نے شرکت کی۔ کانفرنس میں حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد نادر صدیقی، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد ارشاد اور مولانا مفتی محمد خبیب حسن نے خطاب کئے۔

مولانا محمد آصف رشیدی نے ختم نبوت پر ہدیہ نعت پیش کیا اور قاری محمد حماد انور نے تلاوت قرآن پاک سے کانفرنس کا آغاز کیا۔ مولانا زین العابدین نے نقابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمالیہ کے امیر حضرت مولانا عتیق الرحمٰن نے اختتامی دعا فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس اوکاڑہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۳ نومبر ۲۰۲۳ء چک ۹۳، ۳آر اوکاڑہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا قاری محمد الیاس نے اور نگرانی مولانا مفتی محمد ہاشم نے کی۔ مولانا عبدالقدوس گجر، مبلغ مولانا عبدالرزاق، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ مولانا یاسین تائب اور جناب حسن افضال صدیقی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مجلس کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس کنری عمرکوٹ

۴۸ ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بخاری چوک کنری عمرکوٹ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام ۱۶ نومبر ۲۰۲۳ء کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جناب حافظ حذیفہ کریم نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ تھرپارکر کے مبلغ مولانا حنیف سیال، نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین، میرپورخاص کے مبلغ مولانا مختار احمد اور مرکزی راہ نما حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی کے بیانات ہوئے۔ آخر میں مولانا اسعد اللہ کھوڑو نے بیان کیا۔ مولانا مختار احمد نے پوری جماعت کنری کی طرف سے انتظامیہ سمیت تمام معاونین و منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ مفتی الطاف حسین نے اختتامی دعا فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس قلعہ محمدی لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راوی روڈ لاہور کے زیر اہتمام سالانہ تاریخی عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس ۱۸ نومبر ۲۰۲۳ء کو فوارہ چوک قلعہ محمدی لاہور میں منعقد ہوئی، کانفرنس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے امت کے تمام طبقات نے بھرپور انداز میں شرکت کی، کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری اور مذہبی فریضہ ہے۔ تمام مسلمانوں کو اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جذبہ صدیقی سے سرشار ہوکر میدان عمل میں نکلنا ہوگا۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر شیخ الحدیث پیر طریقت مولانا مفتی محمد حسن، مرکزی راہ نما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، معروف خطیب مولانا شبیر احمد عثمانی، پیر رضوان نفیس، مبلغ مولانا عبدالنعیم، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا محمد ابوبکر شیخوپوری، مولانا محمد قاسم گجر، مولانا رانا محمد عثمان قصوری، قاری مومن شاہ، قاری عبدالغفار ڈیروی، بھائی محمد حامد بلوچ، قاری عبدالعزیز، قاری غلام عباس، بھائی مسلم بلوچ، محمد یونس، بھائی عبدالولی، حکیم ارشاد حسین، کاشان مرزا، نعمان ملک، حافظ ذوالفقار، مرزا عمر بیگ، رانا قیصر، ناصر ادریس، بھائی عبدالباسط، بھائی محمد تنویر، سمیت متعدد شخصیات نے شرکت و خطاب کیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ٹاؤن شپ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ ٹاؤن شپ لاہور کے زیر اہتمام ۲۵ نومبر ۲۰۲۳ء کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد بلال باگڑیاں میں مجلس لاہور کے نائب امیر پیر میاں محمد رضوان نفیس کی صدارت میں ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے سیکرٹری جنرل مولانا علیم الدین شاکر، خطیب مرکز ختم نبوت مولانا محبوب الحسن طاہر، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم، مجلس ٹاؤن شپ کے سرپرست مولانا عزیز اللہ، مولانا محمد خان، مجلس ٹاؤن شپ کے امیر پیر محمد آصف، مولانا مہتاب فاروق، مولانا حبیب الرحمٰن، مفتی محمد نوید لاہوری، مفتی محمد آصف انبالوی، مولانا محمد اعظم، مولانا سمیع اللہ ودیگر نے شرکت کی۔ علماء نے مطالبہ کیا کہ قادیانی اور اسرائیلی مصنوعات کا ہر سطح پر بائیکاٹ کیا جائے۔

ختم نبوت کانفرنس کمالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمالیہ کے زیر اہتمام ۲۵ نومبر ۲۰۲۳ء کو سالانہ ختم نبوت کانفرنس نیم والی مسجد میں پیر جی عتیق الرحمٰن کی زیر سرپرستی، مولانا سعد اللہ لدھیانوی کی زیر صدارت اور مولانا محمد ارشاد کی زیر نگرانی منعقد کی گئی۔ جس میں حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا مفتی انور اوکاڑوی، مولانا محمد اجمل نعمانی اور مبلغ ختم نبوت ٹوبہ مولانا محمد ارشاد فاروقی کے بیانات ہوئے، جبکہ ثناء خوان مصطفیٰ ﷺ مولانا قاسم گجر، مولانا عثمان نعمانی نے عقیدہ ختم نبوت پر نعتیں پیش کیں۔ کانفرنس میں چیچہ وطنی سمندری ٹوبہ کے علماء اور کمالیہ کی عوام اور علماء نے بھرپور شرکت کی۔ مولانا اجمل نعمانی کی دعا سے کانفرنس ختم ہوئی۔

یکجہتی فلسطین پروگرام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شادی پورہ لاہور کے زیر اہتمام ۳۰ نومبر ۲۰۲۳ء کو یکجہتی فلسطین کے عنوان سے قادیانی اور اسرائیلی گٹھ جوڑ کو بے نقاب کرنے کے لئے جامع مسجد ختم نبوت، ادارۃ الفرقان لاہور میں پروگرام منعقد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت میاں محمد رضوان نفیس نے کی۔ عالمی مجلس لاہور کے سرپرست مولانا ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، مبلغ مولانا عبدالنعیم، قاری ظہور الحق، مولانا خالد محمود، مولانا محمد قاسم گجر، مولانا سعید وقار ودیگر علماء اور اہل علاقہ نے شرکت کی۔ مقررین نے کہا کہ فلسطینیوں کا کرب امت مسلمہ کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ قادیانیوں کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات کسی سے مخفی نہیں۔ بھارت اور اسرائیل کا مسلمانوں کے خلاف ایکا ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب مسجد اقصیٰ آزاد ہوگی اور اولیاء کی سرزمین پر اسرائیل کے تسلط کا خاتمہ ہوگا۔ اسلامی ممالک کے حکمران غزہ پر خاموشی توڑیں اور صیہونی جارحیت کے خلاف عملی اقدامات کریں۔

سالانہ
ختم نبوت کانفرنس
تحفظ ختم نبوت
لا نبی بعدی
بتاریخ 5 جنوری 2024
بروز جمعۃ المبارک
بعد نماز مغرب
بمقام
مرکزی جامع مسجد سکھر سندھ
بندر روڈ
حضرت مولانا عبدالقادر صاحب ہالیجوی
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ ہالیجی شریف
حضرت مولانا قاری جمیل احمد بندھانی
حضرت مولانا عبدالباری
خطیب اللہ والی مسجد بندر روڈ سکھر
حضرت مولانا غلام اللہ
حضرت مولانا محمد حسین ناصر صاحب
مجاہد اسلام
مولانا عبداللطیف
پیر سید محمد شاہ صاحب نقشبندی
عبدالمجیب قریشی
درگاہ عالیہ راشدیہ
پیر شریف
حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب
پاکستان
محمد سعد
محمد مبشر
حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی صاحب
کراچی
حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضرت مولانا محمد صالح
مفتی سعود افضل
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر
0302-3623805
0300-3131165
0303-6631714,0332-4146316,0303-5561802

سالانہ
تحفظ ختم نبوۃ
آزادئ فلسطین کانفرنس
مین بازار روڈ خان پور
نزد UBL بنک
7 جنوری 2024 بروز اتوار بعد نماز عصر
ان شاء اللہ
غلام قادر
ظفر اللہ
عزیز اللہ
محمد حسین ناصر
عنایت اللہ
عبداللہ
حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
مولانا عبداللہ صاحب
امیر جمعیت علماء اسلام ضلع شکار پور
احسان احمد صاحب
خطیب لاجواب
مولانا اسد اللہ صاحب
بھٹ شاہ
خطیب لاثانی
شیریں زبان
حضرت مولانا قاری کامران احمد صاحب
حیدر آباد
سید حبیب اللہ شاہ بخاری
ثنا خوان مصطفی
محمد اشفاق سنجرانی
شاہد علی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
جمعیۃ علماء اسلام خان پور
0303-3876055
0301-4793233
0303-6631714,0332-4146316,0303-5561802

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

بمقام

مدرسہ عربیہ ختمِ نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

31 واں

سالانہ ختمِ نبوت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیرِ اہتمام

7 فروری 2024

تا

2 مارچ 2024

زیرِ سرپرستی

پیر طریقت رہبر شریعت حضرۃ مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی حفظہ اللہ

نقشبندی مجددی ولی کامل

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت صاحب

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ۔ یا بی اے پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا جس کی قیمت تقریبا پانچ ہزار ہوگی
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
- **موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے**

نوٹ

امسال الیکشن کے باعث داخلہ 7 سے 10 فروری تک چار روز جاری رہے گا

درخواستوں کیلئے پتہ

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
0300-4304277
مولانا غلام رسول دین پوری
0300-6733670

قیمت فی شمارہ ‎-/30 روپے

قیمت سالانہ ‎-/360 روپے